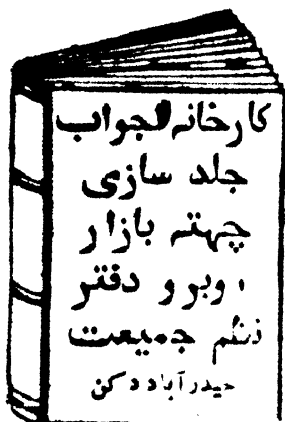


UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU 228069**

UNIVERSAL  
LIBRARY







إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ الْحِكْمَةَ قَانَ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

# دیوانِ بیاض

تجوکر

جناب ایتامہ فیاض الدین علی خاں بہا قوت جنگ المتخلص بہ بیاض

مرتبہ

تمیز النساء سگیم بنت نواب قوت جنگ بہا مرفوعہ

احظیر اسلیم پریس پچارمیدنا رجند آباد

۱۳۵۲ھ



# فہرست دیوان فیاض

نقل شبیہ صاحب دیوان

۱۔ عرض حال

۲۔ نذر  
۳۔ تذکرہ فیاض

خانمانی تذکرہ

شاہی نوازشات

درود دکن آصفی خانمان سے تعلقات مہری (شجرہ نب مہری)

پیدائش، تعلیم اور بعض ابتدائی حالات

پہلی شادی

نوازشات خسروی

ذاتی جاگیرات کا اہتمام و انصرام۔ سرکاری خدمات۔ دوسری شادی

سایہ پداری سے محرومی

۴۔ قطعہ تاریخ طبع دیوان ہذا

۵۔ دیوان فیاض (فارسی)

ردیف الف (غزلیات (۸) اشار (۵۷)

ردیف ب (غزلیات (۶) اشار (۳۸)

ردیف ت (غزلیات (۱۸) اشار (۱۲۹)

ردیف ث (غزل (۱) اشار (۵)

ردیف ج (غزل (۱) اشار (۷)

ردیف ح (غزل (۱) اشار (۵)

ا  
ب  
ج  
د  
ه  
و  
ز  
ح  
ط  
ق  
ک  
م  
ن  
س  
ف  
ر  
ا  
ت  
۸۵

مد آ ۷

آ ۱۱

آ ۲۲

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸۶ ۲۴۷

ردیف خ (غزل ۱) اشعار (۷)

۳۶۷ ۲۸

ردیف د (غزلیات ۲۳) اشعار (۱۴۳)

۳۹۷ ۳۶

ردیف ر (غزلیات ۳) اشعار (۳۱)

۵۲ ۳۹

ردیف ز (غزلیات ۳) اشعار (۲۵)

۵۲

ردیف س (غزل ۱) اشعار (۵)

۵۴ ۵۳

ردیف ش (غزلیات ۲) اشعار (۱۰)

۵۴

ردیف ط (غزل ۱) اشعار (۵)

۵۵

ردیف ع (غزل ۱) اشعار (۷)

۵۶ ۵۵

ردیف غ (غزل ۱) اشعار (۵)

۵۶

ردیف ف (غزل ۱) اشعار (۵)

۵۷

ردیف ق (غزل ۱) اشعار (۷)

۵۸ ۵۷

ردیف ک (غزل ۱) اشعار (۶)

۵۹ ۵۸

ردیف گ (غزل ۱) اشعار (۷)

۶۱ ۵۹

ردیف ل (غزلیات ۳) اشعار (۱۷)

۷۰ ۶۱

ردیف م (غزلیات ۱۲) اشعار (۹۰)

۷۲ ۷۰

ردیف ن (غزلیات ۵) اشعار (۳۳)

۷۵

ردیف و (غزل ۱) اشعار (۷)

۷۷ ۷۵

ردیف هـ (غزلیات ۳) اشعار (۱۹)

۸۵ ۷۸

ردیف ی (غزلیات ۹) اشعار (۷۲)

۸۷ ۸۶

۶- حصہ اردو

۸۷

شک

۸۷

غزل







شہید نو اب قوت جنگ بہاؤ (سر حوم)  
المتخلص بہ فیاض



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ لَمْ يَخْلُقْ لَمْ يَخْلُقْ

عز حائل

نام نیک زلفگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار  
 حضرت والد محترم کے فارسی کلام کی اشاعت کا خیال، ایک زمانہ سے میرے  
 دل میں تھا خدا کا شکر ہے کہ مجھے اس مقصد میں کامیابی ہوئی اور میں موجودہ صورت  
 میں اسے شائع کرنے کے قابل ہو رہی ہوں۔

میں نے اس ناچیز سے یہ چاہا ہے کہ حضرت والد محترم کی یاد کو اس طریق  
 پر قائم رکھوں حضرت قبلہ مرحوم کی خدمت اور محبت پوری کی جتنی خوشیوں کا کوئی

موقعہ نصیب نہ ہو بلکہ اس کی یاد دل و جگر میں ایک نہ مٹنے والا درد پیدا کرتی ہے  
 اس کی تسکین کے لئے چاہا کہ علمی دربار میں باوا حضرت کے کلام کو پیش کر کے ایک یادگاہ  
 قائم کروں۔ ان اوراق کو پیش کرتے ہوئے میں نے یہ بھی بتایا کہ باوا حضرت مرحوم  
 کا ایک مختصر تذکرہ بھی شامل کروں جو امید ہے پچھی سے پڑھا جائے گا۔

بہت ممکن ہے میرے طرزِ تحریر اور اسلوب بیان میں ادبی کمزوریاں ہوں لیکن میں  
 صاف لکھ دینا چاہتی ہوں کہ میں نے ادبی نقطہ خیال سے اسے نہ لکھا ہے اور نہ  
 مجھ میں اس کی اہلیت ہے میں نے تو اپنے دلِ درو مند کی ایک تمنا کو پورا کرنے کی  
 کوشش کی ہے اور اس کے لئے کسی اسلوب خاص کا خیال نہیں ہو سکتا۔ فقط

تمیز النساء بگیم

بنت نواب قوت جنگ مرحوم و منفور

سعید آباد (سیدہ باغ)  
 حیدرآباد دکن

غزہ شوال الحکم ۱۳۵۲ھ



میں اس تالیف کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ حضرت اماں اپنی

حضرت لیاقت النساء بیگم صاحبہ

کے نام نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں اس لئے کہ

حضرت والد مرحوم کی اس یادگار کے انتساب کے لئے انہیں کا مبارک

وجود موزوں و شایان ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف



# تذکرہ فیاض

(نواب میر فیاض الدین علی خاں بہادر قوت جنگ)

حضرت والد محترم کا نام نامی فیاض الدین علی خاں بہادر تھا اور قوت جنگ خطاب  
آہنی تھا۔ جو آپ کے خاندان کا طرہ امتیاز تھا میرے پردادا حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی  
قوت جنگ کے خطاب سے ممتاز تھے

خاندانی تذکرہ | میرے اجداد کا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے حضرت سیدنا زید منظم  
تک پہنچتا ہے اور اسی سلسلہ سے حضرت والد محترم اور اس خاکسارہ کو یہ شرف  
حاصل ہے کہ آل اطہار نبوی کا خون ہماری رگوں میں ہے اور عزت و سعادت سیادت  
حاصل ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خداے بخشندہ

جہاں تک خاندانی روایات اور دستاویزی شہادات اور تاریخ سلاطین منیلہ سے

پتہ چلتا ہے یہ خاندان اندر جان واقعہ دولت بخارا سے ترک وطن کر کے ہندوستان

آیا تھا۔ اپنے ملک میں بھی نہ صرف اپنی سیادت کی وجہ سے بلکہ اپنے علم و فضل اور زہد و  
 ورع کے لحاظ سے بھی واجب الاحترام تھا۔ شجاعت اور فنون سپہ گری میں بھی  
 حسی سے چھپے نہ تھا۔

بخارا کی سرزمین نے ایک وقت بڑے بڑے امام اور محدث پیدا کئے اور ایک زمانہ  
 تک وہ دینی علوم کا سرچشمہ اور ممتاز مرکز رہا ہے۔ اس سرزمین نے نہ صرف عالم  
 اور فقیہ پیدا کئے بلکہ قابل ناز زاهد اور مستجاب الدعویٰ بزرگوں کو اس نے جنم دیا۔

زندگی کے ہر شعبہ میں مایہ ناز انسانوں کی ماور وطن کا فخر اس سرزمین کو ہے اور اسکا  
 سرزمین سے یہ خاندان ہندوستان آیا۔ تاریخی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 سب سے پہلے میر حمزہ اسی خاندان کے بزرگ ہندوستان تشریف لائے۔ یہ بھی  
 پایا جاتا ہے کہ یہ خاندان اسی عہد کے قریب قریب وارد ہندوستان ہوا ہے جبکہ  
 آصف جاہی خاندان کے بزرگ ہندوستان آئے تھے۔

یہ خاندان اپنی علمی اور عملی قابلیتوں کے لحاظ سے ممتاز اور مشہور رہا تھا۔ اور سیادت  
 کی سچی شان اس میں جلوہ گر تھی چنانچہ حضرت باقی باللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 بھی اسی خاندان کے واجب الاحترام بزرگوں میں سے ایک ہیں۔

ہندوستان کی طرف ہجرت کے اسباب کیا تھے؟ اس موضوع پر بحث کرنے کی

ضرورت نہیں ملکی مصائب اور مشکلات اس کا باعث نہ تھے بلکہ ہندوستان اس وقت اسلامی دنیا کے علما، فضلا اور ہر فن کے صاحب کمال لوگوں کو جمع کر رہا تھا اس لئے کہ دولت منیہ کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔

شاہی نوازشات | ہندوستان پہنچتے ہی شاہی نوازشات کا سلسلہ شروع ہو گیا حضرت عالمگیر اعظم کے ساتھ ساتھ اس خاندان کے بزرگ خواجہ عبدالرحیم خان بھی دکن کو آگئے حضرت عالمگیر اعظم کو ان کی دیانت، عفت، شرافت اور وفاداری پر استغناء تھا کہ انہیں وار و غم بیومات مقرر کیا یہ وہ عہد ہے جو کسی معمولی انسان کو نہیں دیا جاتا تھا۔ جب قلعہ محمد نگر کو لکندہ فتح ہو گیا تو خواجہ عبدالرحیم خان کو نظم خزان قلعہ اور محتسب ملک مفتوحہ مقرر کیا خواجہ کا لقب جو آپ کے نام کے ساتھ شریک ہو اس کی وجہ آپ کا زہد و عبادت اور تقویٰ و خدا ترسی تھی لوگ ارادت اور عقیدت کے ساتھ آپ کے حلقہ میں آتے تھے حضرت عالمگیر اعظم کو آپ کی وفات پر بہت افسوس ہوا اور آپ نے رقعات عالمگیری میں آپ کے متعلق فرمایا کہ خواجہ عبدالرحیم خان نے قضا کی وہ خدا ترس پابند شریعت تھے اور جگر داری سے بہرہ تمام رکھتے تھے۔ اپنے ملک مالک کے ساتھ و ناداری اور اخلاص اس خاندان کا طرہ امتیاز تھا چنانچہ سیر المسافرین کا مصنف اپنی دوسری جلد میں خواجہ عبدالغنی بن

میر عبد الرحیم خاں کی وفاداری کا اس طرح پر ذکر کرتا ہے کہ انہوں نے مشہور وزیر عبداللہ بادشاہ قطب الملک کے ساتھ ان کی سازشوں میں مقابلہ کیا تھا جو ۱۲۳۱ھ میں بادشاہ کی مخالفت میں کی گئی تھیں۔ غرض یہ خاندان ہرمیدان میں اور ہر امتحان میں اپنے ملک و مالک کا ہوا خواہ ثابت ہوا خاندانی کارناموں کا ہر عہد کی تاریخوں میں ایک شاندار باب اور وودکن | باد حضرت کے بزرگ دکن میں حضرت مغفرت ماب کے عہد میں تشریف لائے اور اپنی خدمات اور حسن کارگزاری سے انہوں نے یہاں تک عزت و قرب حاصل کیا کہ میر علی نگر خاں سردار جنگ مستمد الدولہ (جو ہمارے جد امجد ہیں) نے باقوال صاحب تزک تصنیف و حدیقت العالم ۱۶۷۱ھ میں بعد عزل حیدر خاں شیر جنگ خدمت وزارت سے سرفرازی پائی مآثر الامرا کا مصنف بھی اس کا موید ہے۔

اصفی خاندان سے تعلقات صہری | اس خاندان کی علمی اور عملی حیثیت اور ملک و مالک کی مخلصانہ خدمات و ارادت نے یہاں تک عزت دی کہ اصفی خاندان شاہی نے اسے نوازا۔ چنانچہ حضرت والد محترم کے چچا دادا صاحب میر عبدالسلام خاں تیسرے واسطے سے نواب صلابت جنگ بہادر مغفور کی نسل سے تھے اور حضرت دادا حضرت نواب میر محمد حسن خاں بہادر قدیر جنگ قوت یا در الدولہ مرحوم و مغفور کو جو صہری تعلقات حضرت میر فیاض علی خاں قدس اللہ سرہ المتخلص بہ بندہ سے حاصل تھے

اور حضرت مرحوم بواسطہ پنجمین نواب عماد الملک ابن غازی الدین خاں فیروز جنگ ابن  
مغفرت مآب آصف جاہ بہادر کے نواسے تھے اس طرح پر بادا حضرت مرحوم کا سلسلہ  
نسب مادری حضرت آصف جاہ بہادر اول تک مرفوع ہوتا ہے بادا حضرت مرحوم

لے صاحب ترک محبوبیہ نے شجرہ آصفیہ سے انتخاب کر کے اس سلسلہ نسب مادری کریں بیان کیا ہے کہ  
منقطعہ

وزیر الممالک کی تیسری صاحبزادی اجن بیگم صاحبہ میر قطب الدین خاں پسر عظیم اللہ خاں سے منسوب ہیں

اجن بیگم صاحبہ وزیر الممالک محمد قطب الدین خان نبیرہ استقامت جنگ ظہیر الدولہ سے منسوب ہوئیں

ان سے دو فرزند اور ایک صاحبہ تولد ہوئے۔ فرزند اول محمد علی خان جو فضل النساء بیگم صاحبہ صبیحہ عباد الملک

غازی الدین خاں سے منقاد ہوئے ان سے دو فرزند تولد ہوئے خلف اول میر بدر الدین خاں پادشاہ صاحبہ ہر النساء

صبیحہ ابن غازی الدین سے منسوب اور لا ولد تھنا کے پسر دوم میر قطب الدین خاں معروف بہ میر محمد حسین خاں

امیر النساء بیگم صاحبہ حبیبہ زادی خان فیروز جنگ ابن آصف جاہ مرحوم سے منسوب ہوئیں ان سے دو دختر ایک

ماہر و بیگم صاحبہ کاتھد انوت دوم فاطمہ بیگم صاحبہ جو میر عزیز الدین خاں سے منسوب ہوئیں ان کے بطن سے ایک

فرزند میر فیاض علی خاں صاحبہ جو کریم النساء بیگم صاحبہ نبی نظامت جنگ سے منسوب ہوئے۔ جلال الدین سلطان

کی صاحبزادی طلعت النساء بیگم صاحبہ عرف بیگم پادشاہ خواجہ سعید الدین خاں سے منسوب ہوئیں ان سے دو پسر

ایک صاحبہ اول خواجہ نور الدین خاں عظمت جنگ دوم خواجہ عظیم الدین خاں عزت جنگ اور صاحبہ کریم النساء

صاحبہ میر فیاض الدین علی خاں صاحبہ تخلص بہ بوندہ سے منسوب ہوئیں ان سے دو صاحبزادیاں ایک غوثیہ

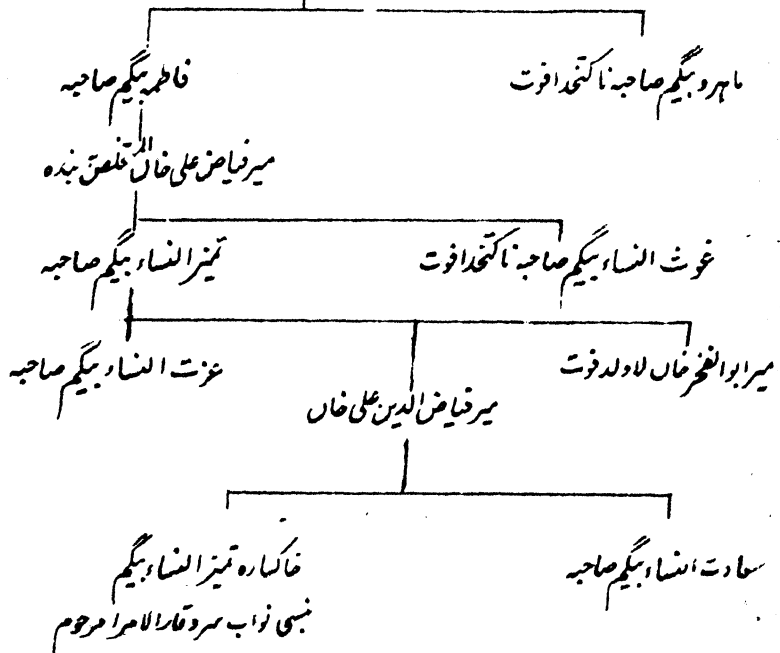
اس طرح پر مادری نسب خاندان آصفیہ تک پہنچتا ہے۔ اور خاکسارہ اپنی ماں کی طرف سے  
 بقیہ صفویہ باقی رکھتی اور دو تیز النساء بیگم صاحبہ یہ قدر جنگ خلف قوت جنگ سے متزوج ہوئیں ان سے  
 دو پسر ایک بیبہ۔ پسر اول ابو الفخر خاں : ولد قوت پسر دوم میر فیاض علی خاں قوت جنگ (حضرت بادشاہ تملہ مرحوم  
 تیز النساء اور بیبہ عزت النساء بیگم صاحبہ اس سلسلہ کی تعمیر کے لئے شجرہ درج ذیل ہے۔

نواب آصف جاہ بہادر اول

نواب غازی الدین خاں فیروز جنگ

سادت النساء بیگم صاحبہ

امیر النساء بیگم صاحبہ



یہ عزت رکھتی ہے کہ وہ شاہی خاندان سے وابستہ ہے چنانچہ میری والدہ محترمہ (اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے آمین) حضرتہ لیاقت النساء بیگم صاحبہ قبلہ حضرتہ محترمہ نانی اماں پاشا حضرتہ جہاندار النساء بیگم صاحبہ قبلہ (اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اس خاندان پر دراز رکھے آمین ثم آمین) کی صاحبزادی ہو کر حضرت نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ پنجم کی نواسی ہیں اور مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں حضرت آصف جاہ پنجم کی پڑنواسی ہوں۔ اس طرح پر پوری اور مادری نسب کے لحاظ سے ہم دودمان آصفیہ سے وابستہ ہیں اور آصفی خون ہماری رگوں میں ہے یہ جملہ تو معترضہ تھا اور میں تحدیثِ نعمت کے طور پر اسے ذکر کر سکی میرا مقصد باوا حضرت قبلہ کے مختصر حالات زندگی کا بیان کرنا ہے۔ عرض باوا حضرت کا خاندان حضرت سیدنا زید مظہرؒ کے واسطے سے خاندان سیادت کا شرف رکھتا ہے اور سلسلہ مادری میں دودمان آصف جاہی سے شرف تعلق حاصل ہے۔

پیدائش تعلیم اور بعض ابتدائی حالات حضرت والد محترم کی پیدائش کی تاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۲۰ء کو آصف جاہی الثانی کے ۲۵ مارچ ہے آپ کا نام تیمنا دتیر کا آپ کے نانا حضرت میر فیاض علی صاحب مرحوم کے نام پر رکھا گیا۔ مجھے اس امر کے بیان اور تفصیل کی ضرورت نہیں کہ حضرت والد مرحوم کی ولادت پر کس قدر خوشی کی گئی۔ آپ دادا حضرت مرحوم کے دوسرے

صاحبزادے تھے تا یا حضرت میر ابو الفخر خاں صاحب مرحوم لاؤد نفوت ہو گئے۔  
 جب آپ کی عمر سات سال کی ہوئی تو آپ مدرسہ اعزہ میں بہ ہمراہی برادر بزرگ  
 داخل ہوئے یہ ۱۲۹۵ھ کا واقعہ ہے جہاں آپ برابر آٹھ سال تک تعلیم پاتے  
 رہے (یعنی سنہ ۱۳۰۳ھ تک) اس عرصہ میں آپ نے فارسی۔ عربی اور انگریزی کی  
 تعلیم پائی۔ آپ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا لیکن ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ کو  
 آپ کے برادر بزرگ میر ابو الفخر خاں کا انتقال ہو گیا اور اسی سلسلہ میں آپ سلسلہ  
 ملازمت میں منسلک ہو کر خدمت دار ونگلی گرد مبارک سے سرفراز ہوئے۔ زمانہ تعلیم  
 میں آپ اپنی علمی اور ذہنی قابلیت کی وجہ سے ممتاز طلباء میں سے سمجھے جاتے تھے۔  
 چونکہ آپ کے والد ماجد (دادا حضرت قبلہ مرحوم آئینہ عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز رہے اور  
 ہمیشہ خاص حالات اور سفروں میں بادشاہ وقت کی مصاحبت میں ساتھ رہتے تھے  
 اور ہمیشہ اسی قسم کی خصوصی خدمات جن میں اعتماد و اخلاص کی از بس ضرورت ہے  
 سلسلہ مدرسہ اعزہ کا قیام اسی زمانہ میں ہوا گویا یوں کہنا چاہئے کہ دادا حضرت مرحوم اس مدرسہ کے  
 پہلے طالب علموں میں سے تھے اس مدرسہ کا قیام رجب ۱۲۹۵ھ مطابق جولائی ۱۸۷۸ء میں ہوا  
 اور نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگزار ہی اس کے مستند قرار پائے۔ اس مدرسہ کے قیام  
 دوام کے لئے جوچہ ہزار چندہ کیا گیا اسی مدرسہ میں مرشدزادے بھی تعلیم پاتے رہے ہیں (تیسرا)

ان کے سپرد ہو گئی تھیں اس لئے باوا حضرت کو دادا حضرت کے قرب میں رکھنے کا انتظام کیا گیا۔ اس زمانہ میں چونکہ اعلیٰ حضرت قلعہ گو لکنڈہ میں رونق افروز تھے اور باوا حضرت سلک مصاحبین میں منسلک ہو کر خدمت اقدس میں حاضر تھے باوا حضرت کی تربیت اور مزید تعلیم کے لئے دادا حضرت ہی کی خدمت میں آ گئے۔ شہسوار می اور فنون سپہ گری بھی اس خاندان کا ایک طرہ امتیاز تھا اس لئے آپ کو رایدنگ اسکول گو لکنڈہ لائسنسز میں بغرض قواعد آموزی داخل کر دیا گیا اور علمی ترقیات کے لئے خانگی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ چونکہ تانا حضرت کا انتقال ہو چکا تھا دادا حضرت قبلہ ہر وقت آپ کو زیر نگاہ رکھتے تھے رایدنگ سکول ڈیورھی مبارک اور نواب افسر الملک بہاؤ کے درمیان تھا اس لئے دادا حضرت خصوصاً بوقت حضور می ڈیورھی مبارکھ آپ کی تعلیم کا لحاظ کرتے ہوئے خود رایدنگ سکول تشریف لے جاتے اور آپ کو ہر قسم کی ہدایات طرز تعلیم قواعد کے متعلق دیتے رہتے۔

پہلی شادی | اسی سلسلہ تعلیم میں ہی آپ کی شادی کا انتظام ہو گیا اور آپ میر صفدر علی خاں ابن میر ثابت علی خاں صاحب بنیرہ یکے تاز جنگ احسن الدولہ بہاؤ کی صاحبزادی سے منسوب ہوئے اور ۲۵ شعبان ۱۳۰۳ھ کو آپ کا عقد ہو گیا اس مبارک اور مسرت افزا تقریب پر حضرت والد محترم کو یہ سعادت حاصل ہوئی

۱۰

کہ اعلیٰ حضرت غفران مکان نے اپنے دست مبارک سے سہرہ بانڈھ کر عزت افزائی فرمائی۔ علاوہ بریں بازگشت کے موقعہ پر ملاحظہ کے لئے حضرت غفران مکان کی سواری قلعہ سے محکمہ لے چلی قدیم میں رونق بخش ہوئی۔ اور جب جلوس بازگشت روانہ ہوا تو بندگانِ عالی نے براجم خسروانہ و بندہ نوازی دیوڑھی مبارک پر ٹہلنے فرما ہو کر ملاحظہ فرمایا اور حضرت جد امجد قوت جنگ قوت یاد الدولہ اور دادا حضرت اور چچا دادا نواب تہمتن جنگ بہادر اور نواب محی الدولہ بہادر دادا حضرت جد امجد جو عماریوں میں سوار تھے اتر کر آداب بجالائے بغرض یہ شادی نہایت دھوم دھام سے ہوئی لیکن رمضان ۱۳۰۳ھ میں یہی علاقہ والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ اور ایک صاحبزادہ ایک صاحبزادی ان کی یادگار ہے۔

نوازشاتِ خسروی | اس خاندان پر آصفی خاندان کی ہمیشہ بے حد عنایات ہی ہیں اور خدماتِ خصوصی سے سرفراز فرمایا جاتا رہا۔ چنانچہ ۱۳۰۳ھ میں جب سواری مبارک حضرت غفران مکان رونق افروز مکان ناظم الملک محبوب یار جنگ بہادر ہوئی تو آپ بغرض انتظام ڈیوڑھی مبارک گشت باغ ہمایون رات دن بارگاہ عالی میں حاضر ہے چنانچہ جس روز نواب سرآسماں جاہ بہادر مرحوم و مغفور نے نذر سرفرازیِ خلعتِ قلمدان وزارتِ پیش کی اس وقت آپ کو عزتِ حضورِی حاصل تھی۔ اس طرح آپ مور و عنایات

خسر دی ہوتے رہتے

ذاتی جاگیرات کا اہتمام والصلح | دادا حضرت مرحوم نے اپنی حیات ہی میں حضرت  
والد محترم کو ہر آئینہ قابل یقین کر کے تمام کارہائے ذاتی و سرکاری کا ذخیل و مختار مقرر  
کر دیا۔ آپ نے ذاتی جاگیرات کا انتظام اس خوبی اور خوش اسلوبی سے کیا کہ آمدنی میں  
مستعدہ اضافہ ہو گیا نہایت دلچسپی سے آپ اس کام کو سرانجام دیتے تھے اور رعایا  
اور ملازمین جاگیرات کے ساتھ آپ کا برتاؤ نہایت فیاضانہ رہتا تھا۔  
سرکاری خدمات | دادا حضرت کی حیات ہی میں حسب فرمان مبارک سانبرہیل  
وغیرہ جانوران سرکاری بلوغ عام سے شکار گاہ مبارک میں آپ کی زیر نگرانی منتقل ہوئے  
آپ کے حسن خدمات اور اخلاق حسنہ کا عام شہرہ تھا۔ اور ان خدمات نے آپ کو اس  
امر کا اہل ثابت کر دیا کہ شاہی نوازشات اور خطابات سے آپ کی رغبت افزائی  
ہو چنانچہ ۱۳۱۷ھ کی سالگرہ ہمایونی کی تقریب پر آپ کو خطاب قوت جنگ منصب  
دو ہزاری دیک ہزار سوار و علم سے سرفرازی ہوئی۔ اسی موقعہ پر دادا حضرت کو بھی  
حضرت جد امجد کے خطاب قوت یا درالدولہ سے ممتاز ہونے کا شرف عطا ہوا  
اور ہزاری منصب اور دو ہزار سوار علم و نقارہ کا شرف بھی حاصل ہوا۔

دوسری شادی | جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے میری علاقہ والدہ کا انتقال ہو چکا تھا

ان کے انتقال کے بعد قریباً نو سال تک والد محترم نے شادی نہیں کی۔ حضرت نانا  
 حضرت قبلہ مرحوم و مغفور بھی نہایت غور سے حضرت والد محترم کے حالات کا مطالعہ  
 کر رہے تھے وہ ان کی خاندانی سیادت و شرافت کو جانتے تھے حضرت اماں پاشا قبلہ  
 دام ظلہا (حضرت لیاقت النساء بیگم صاحبہ قبلہ) کی شادی کے لئے انہیں ایک  
 صحیح النسب اور نجیب لطفین کی تلاش تھی۔ آپ کی نگاہ اس انتخاب میں حضرت  
 والد صاحب قبلہ پر پڑی اور انہوں نے باوا حضرت کو اپنی دامادی کے لئے منتخب  
 فرمایا چونکہ حضرت اماں پاشا ایک شاہزادی کے بطن سے ہیں اس لئے اس رشتہ میں  
 یہ بھی ملحوظ تھا کہ حضرت والد محترم کے خاندان میں بھی آصفی خون ہے۔ بہر حال ماہ ذیقعد  
 ۱۳۱۷ھ میں آپ کی دوسری شادی حضرت اماں پاشا سے ہوئی۔ اس شادی کا سلسلہ  
 کئی دنوں تک جاری رہا ابتدائی رسومات اور خوشی کے شادیاں بکتے رہے اور  
 ۹ ذیقعد کو عقد خوانی ہوئی۔ حیدرآباد میں اس شادی کی تقریب پر ہر گھر میں خوشی کی  
 لہر جاری تھی۔ نانا حضرت کا عہد وزارت تھا۔ غرض نہایت دھوم دھام اور  
 شان و شوکت سے یہ شادی ہوئی۔ اسی سال باوا حضرت کو ذیلیفہ حسن خدمت  
 عطا ہوا۔ اور ۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو بروز دوشنبہ بوقت اذان صبح کے ان کا  
 انتقال ہو گیا ان کی عمر اس وقت ۶۳ سال کی تھی۔ آپ پائین مزار حضرت قدوۃ السیاقین

میر فیاض علی خاں صاحب قبلہ المشہور بہ بندہ رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد قدرتی طور پر آپ کے سر پر تمام امور خانگی کا بوجھ پڑا مگر آپ نے نہایت حوصلہ اور تدبیر سے تمام امور کو سر انجام دیا اور خاندان کی عظمت ووجاہت کو قائم رکھا۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمیشہ محبت و فیاضی کا سلوک کیا اور انہیں کبھی محسوس نہ ہونے دیا کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا ہے بے شک حضرت دادا مرحوم کا وجود تو موجود نہ تھا لیکن وہ شفقت پروری اور ناز برداری جو اولاد کو حاصل ہوتی ہے حضرت والد محترم کے عہد میں بھی نصیب تھی حضرتہ اماں پاشا قبلہ دام ظلہا کے بطن مبارک سے ہم دو بہنیں پیدا ہوئیں یعنی حضرتہ آپا پاشا صاحبزادی سعادت بیگم صاحبہ اور یہ خاکسارہ تمیز النساء بیگم خاکسارہ کا نام تینا حضرتہ دادی اماں صاحبہ مغفورہ کے نام پر رکھا گیا تھا۔

سایہ پدری محرومی | میں اب اس مصیبت کا ذکر کرتی ہوں جس سے بڑھ کر کوئی مصیبت

ہیں۔ اس بیان کے وقت دل میں درد اور حسرت کے جذبات موج زن ہیں

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ حضرت والد محترم کی شادی ہوئی اور ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ

کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں ہم دونوں بہنیں سعادت بیگم اور

میں عالم وجود میں آئیں لیکن آنغوش پدر کے سکون سے ہم کٹیہ نادائق ہیں اس لئے کہ

جب خداے تعالیٰ کی مشیت نے سایہ پدری سے ہم کو جدا کیا تو اس وقت شعور کی اہمیت ہی ہم میں نہ تھی۔ آنکھیں اس مسرت سے محروم ہو گئیں اور دل کا شانہ درد ہو گیا۔ اس صدمہ جانگزا کے زیادہ بیان کرنے کی طاقت نہیں اس لئے کہ

بیاں پر درد ہے گذری ہوئی اپنی کہانی ہے

اس صدمہ سے حضرتہ قبلہ نانی اماں پادشاہ اور حضرتہ اماں پاشا قبلہ پر اس وقت کیا گذری ہوگی۔ اس کیفیت کا مرقع شاعر کا تخیل اور مصور کا قلم بھی نہیں پیش کر سکتا مگر انہوں نے خداے تعالیٰ کی مشیت کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا

کہہ کر اس صدمہ کو اٹھالیا۔ اور اس کے سوا چارہ بھی کیا تھا۔ والد صاحب کی وفات نے دونوں خاندانوں پر بے انتہا اثر کیا مرحوم آخر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلے گئے اور ہم کو یتیم چھوڑ گئے۔

یہ مختصر تذکرہ اس وجہ سے لکھنا پڑا کہ میں آپ کے کلام کو شائع کر رہی ہوں۔ مرحوم اپنے والد مرحوم کی طرح بڑے پائے کے شاعر تھے فارسی شعر کہتے تھے۔

اور فیاض تخلص فرماتے تھے۔ صاحب دیوان ہیں اپنے والد صاحب قبلہ سے ہی شرف تلمذ تھا۔ دادا صاحب مرحوم کا تخلص قوی تھا انہیں فنون لطیفہ سے بہت بڑی دلچسپی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اردو شاعری سے قبل مرحوم کی طبیعت کو لگاؤ نہ تھا۔ کیونکہ اس میں صرف ایک مثلث اور ایک غزل ہی درست یا ہوسکی اور جو اسی دیوان کے آخر میں درج کر دی گئی ہیں۔ غزل کے مقطع میں خود مرحوم نے اردو میں شعر نہ کہنے کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ

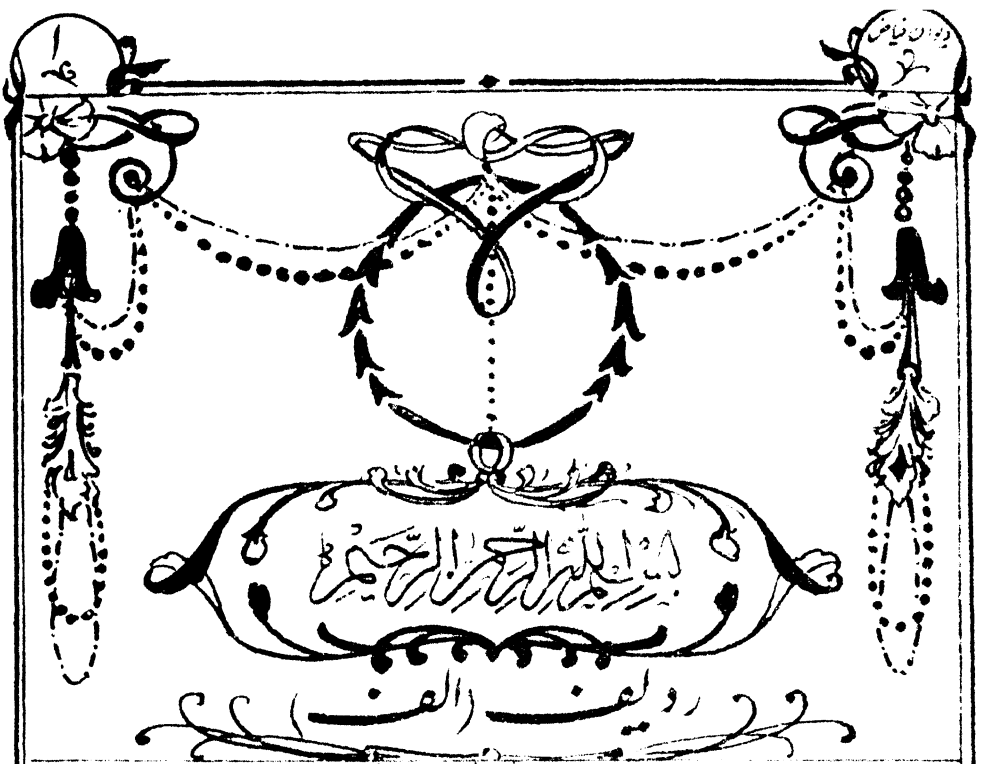
کبھی کہتے نہ تھے فیاض اردو یہ پہلی ہی غزل کہنی پڑی ہے  
حضرت والد محترم علوم عربیہ میں بھی ممتاز قابلیت رکھتے تھے۔ صرف تجر۔ معانی منطلق۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ آپ نے متعدد اور ممتاز اساتذہ سے حاصل کئے تھے۔ آپ کے اخلاق کا اس وقت تک شہرہ ہے آپ نہایت منظم، سنجیدہ مزاج اور متین فطرت رکھتے تھے صبر۔ حوصلہ اور العزمی۔ فیاضی و فراخ دلی اور کنبہ پروری آپ کے عام اخلاق کے شعبے ہیں آپ کی علمی قوت اور شاعرانہ مذاق کا اندازہ آپ کے اس کلام سے ہو گا جو شائع ہو رہا ہے میں اب اس سلسلہ کو لمبا کرنا نہیں چاہتی کہ اس سے دل میں ایک نہ مٹنے والا درد پیدا ہوتا ہے ۱۲

سلح رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ  
خاکسارہ تمیز النساء بیکم نبت نوابت جنگ ہمارے مرحوم و منفور

## قطعه تاریخ طبع دیوان نیرا

از مولوی عبدالغنی میر صاحب

گلہائے نوشگفتہ در صحن گلشن نظم  
 پوشیدہ زیور طبع یعنی کلام فیاض  
 الفاظ و ہم حرفش چون نافہائے مشکین  
 خوشبو، و عطر آگین از فیض نام فیاض  
 پنهان بہ نقطہایش صدہا نکات عرفان  
 در گفتن غزل شد عرفی مقام فیاض  
 تاریخ طبع دیوان (فیاض حقیقی) گفت  
 (۱۳۵۴ھ)  
 چون در جهان شنیدہ رضوان کلام فیاض



روین (الف)

می پرستیدم زمانے شیشہ و پیمانہ را	ساہا کردم عبادت در گہ میخانہ را
مایہ کمتر شمارد دولت شاہانہ را	با گلیم فقر و جام می گدائے میسکہ
بارباب جنگ خواہم گفت این افسانہ را	زلفت شکینت کہ از دل صبر و آرامش ربود
می توان پرسید از من سوزش پروانہ را	در تمنائے وصال شمع روی سوختم

ہست چون بخوارگی فیاض را در سز توشت

میکند و انخط چرا تو بچ این مستانہ را

اگر از کوه دل داری نیسما	گزارای بر من مسکین خدا را
اسیر حلقه زلف تو خلقه	خراب ز گس مست تو دلها
ر بود انداز و ناز و لغزیت	ز جان بقیه راز من شکیبا
میفکن زلف ابر باد یعنی	ده بر باد خاک عاشقان را
بجز سوداے زلف غنبریت	نمی دار و سر شوریده سودا
بچشم مست خوابت کی توان گفت	که اے غارت گر هشیاری ما
دل و جان و خرد صبر و تحمل	ر بودی این مستاع ما به یغما

غم هجر تو جانش سوخت لیکن  
ز قیاضت نداری با هیچ پروا

آن تطلبا که از زلف تو دار و جان ما	یک نفس باز که خواهیم با تو شرح ماجرا
ظا هر شرافت باطن پر ز تزویر و ریاست	ساقیا میسده که دلگیرم ز دلق پارسا

تانینفقد دامنِ وصلتِ شبی در دستِ من  
 سوخت جانم ز آتشِ ہجرتِ خدارِ رحمتے  
 در وفایتِ من بجانِ دل نمی کردم در یخ  
 می توان پرسید از بلبل کہ در سوادے گل  
 بعد ازین چشمِ وفا هم چیت از بیکانگان  
 مستمندی ہائے دل در آرزوی بوی لہذا

ہاں نہ پنداری کہ کوتاہ باشدم دست دعا  
 از من دل خستہ ات آخر تجاہل تا کجا  
 شرط انصاف است آیا بمنت جو روحنا  
 بخی و زحمت ہا چه آمد جان این بیچارہ را  
 گشت چون بیکجا وار آن آشنا نا آشنا  
 باورت گر نیست از من چون پرسی از صبا

از چہائے فیاض بر عمر دو روزہ فاضلی

فقتنہ دورِ فلک آیانہ بینی در قفا

ہلالِ ماہِ صیام است بر فلک پیدا  
 صلوات و صوم و تراویح و شیخ گوشہ نشین  
 لیک حاج بگو تا پذیرد م عذرے

بیار بادہ کہ نتوان کشیدے فردا  
 من خرابِ صراحی و ساغرِ صہبہا  
 کہ سوئے بتکہہ ام می کشد دل شیدا

غلامت آں زندست و مدہوشم	کہ بادہ میخورد و نیتیش ز کس پروا
زغم خلاص اگر بایت پیالہ بنوش	کہ مست را ز سد زحمت از غم دنیا
ز ہوشان ستم شیوہ و جفا آئین	سخن درست بگویم کہ کس ندید و فا

بودہ نامدی و چشم شوق فیاضت

بخفت تا بسحر کہ بانتظار شما

باز ساقی از تو خواہم جام را	تا بیایم عشرت ایام را
باز این دل از وہان شکرین	آرزوئے می کند دشنام را
در محبت نیست حاصل جز تعب	چند گویم این دل خود کام را
از چہ اسے واعظ ملامت میکنی	چون من بدست و درو آشام را

باز اسے فیاض با جام شراب

مے فروشم دلق تقوی نام را

ای جمالِ رومی تو عشاق را	معنی و الصبح شرح و اضحیٰ
حقه نور است یا ماهِ تبیس	مطلع خورشید یا بدرالجبی
معجز عیسی است یا لعلِ لب	یا دهانت چشمه آب بقا
عنبر سار است یا زلفِ دراز	یا بکلام عاشقان دام بلا
خنجر تیز است یا نوکِ سان	یا نگاهِ ترگس مست ادا
عارفانه یا تجاهل می کنی	یا بدردِ دل نمی داری دوا
یا لاله عید یا ابروی یار	قبله حاجات یا طاقِ دعا
یا رواداری جفا بر خستگان	یا ترا خود نیت آئین وفا

یا که این افسانه آشفته است

یا ز فیاض است شرح ماجرا

ز آنست سوز سینه و دردِ جگر مرا

رومی نداد آن بت ترسا پسر مرا

می ریخت خون دل ہمہ شب چشم تر مرا  
 شد شام غم بر بتم بہ تناسخ مرا  
 کس نیست دستگیر درین رگدز مرا  
 یالیت از جای تو بودی خبر مرا  
 امی نور دیده دور مشو از نظر مرا

شب تا بصبح ز گسستت بخواب باز  
 روزم آرزوئے وصال تو شام شد  
 در راه غم قناده ام اے خضر ہمت  
 دل و ادم و بہرہ و فابردت گمان  
 آری جمال تست مرا حاصل بصر

ہر چند خستہ جان شدم از صدمہ فراق  
 فیاض وصل دوست نشد چارہ گر مرا

گفت خود کردم غلط کز گل ہی جسم و فنا  
 دای بزنا عاقبت اندیشی ورا ہے خطا  
 امتزاجے کے پذیرد آن کجا و این کجا  
 فرصت وقت است ساقی وہ بہ بخواران صلا

بیلی از جور گل میداد شج ماجرا  
 دل بدتش دادم و مہرش یقین پنہام  
 خاطر از رزق لباسان با دل پشمینہ پوش  
 سایہ ابراست و باد صبح گاہی می دزد

سوزش پروانه جمعی را بر حمت آورد  
کس نمی پرسد گدازی صیت جان شمع را  
سایه زلف درازت بر سرم محدود باد  
تا نباشم زیر بار منت بال هما

هر کسی را قسمتی کردند حسب همتش  
شیخ راز هر ریادے کشتی قیاض را

## دوین (ب)

دل از تومی طلبد یا سبب الاسباب  
حریف بادہ پرستے صراحی مے ناب  
بیا کہ ساغر و میناے و مہوشان جمعند  
بیا کہ منجگان می زند چنگ و رباب  
بیا کہ دو وقت عزیزت ز کف ایدل  
بیا کہ وصال عمر دور روزہ را در یاب  
چو فرصت است زمینجانہ ساغری بر گیر  
کہ ناگہان برود شخص دیدات در خواب  
نماند تخت جم و دولت سلیمانی  
نماند پرچم دار او قوت سہراب  
دگر ز خرقہ سالوس طرف بر بستم  
کہ بعد ازین من و میخوار گیت ای ثواب

کنونکہ عمر تو فیاض دلعب بگذشت

چه حاصلت بود از آوِ سرد و چشم پر آب

روزگارے گذاشتم بہ تعب

تا ستانیم دادِ عیش و طرب

نالہ صبح گاہ و گریہ شب

اگر منم زند باد کس چہ عجب

حاصل نیست غیر رنج و تعب

بہ تنائے نیم بوس لب

ساقیا بزمے کشی آرائے

آہ کاندردلت نکر وہ اثر

می کشی چون نصیب ما کردند

بشنو از من دلا بہ عشقِ بتان

خیز فیاض تا بسیکدہ آئے

ساغر بادہ از مغان بطلب

ز پیر مسیکدہ خواہیم ساغرے تاب

کہ بعد ازین توان یافت باز عہد شباب

بیا کہ خسروِ جاووز رخ کشید نقاب

کنون کہ فرصتِ وقت است ساغری برگر

میانِ حلقہ زندانِ نسیان چه خوش فرمود	کہ باد گزرتوان گفت از جام و شراب
چونیت دور جهان را تساہل و تاخیر	بدور ساغر مے نیز لازم است تباب
حریف میکش دساقی و دوستان جمع اند	بیائے مطرب خوش خان بیار چنگ و باب
بیاکہ بائے و پیمانہ داد عمیش دہیم	بہ محتسب بگذاریم فکر سود و صواب

زستی مے دو شینہ سرگران فیاض

قنادہ برد پر پیمنانست مست و خراب

زین آہ صبح گاہی و فریاد نیم شب	خواہم وصال دست من ز بارگاہ رب
جانان ز دست ہجر تو بر جان مضطرب	تا چند بے قراری و ما کے غم و تعب
آخر ز جرم بگذر و بپذیر غدر من	تا کے بحال حسد و امانت چنیں غضب
دشنام تلخ از لب لعل شکر لبان	شیرین ز شہد خالص و شیرینی عنب
ای دل صبور باش برنج دالم کہ کس	نتوان رسید بر سر گنجینہ بے تعب

زلفت بوی مشک سخن خسته مینزد  
روئی تو بر تراست ز آئینه حلب

باشیشه و پیاله و معشوق مست ناز

فیاض روزگار بسر کن درین طرب

گفتم که خط بوسه لب می بر در قیب  
گفتا غمش مخور که ترا هم شود نصیب

گفتم که در حریم دلم جلوه کے دہی  
گفتا صبور باش و با مید سر بہ جیب

گفتم کہ دل بسیر گلستان ہمی کشد  
گفتا خوش است گر بودت بامی و حبیب

گفتم کہ درد عشق تو جان می برد ز تن  
گفتا بد و بساز کہ خود باشدت طبیب

گفتم برج ہجر تو فیاض خستہ شد

گفتا سد بوصل اگر باشدش نصیب

شکایت کنم از جفا و جور رقیب  
کہ سر نوشت چنن بود و نصیب نصیب

ز مرہے نہ بود التیام ز خسم جگر  
نہ درد سینہ پذیرد علاج ہیچ طبیب

در آنچشم من و پرده از میان بردا	که تا نظاره کنم رویت از بعید و قریب
من شب غم و تنهائی و خیالِ رخت	نه مونس نه رفیق نه همدمی نه صیب
مگر که آه رسا با خودش بر روزی	دعای خسته دلان را به پیشگاه مجیب

سحر که شرح غم جور و لبران میداد  
شنیده ایم ز قیاس با جرّے عجیب

## از رویین است

منم که کوئے خراباتیان سرای من است	جناب پیرمعنان قبله دعای من است
زجبه سائی این درچه طرف بر بندم	که خاک در گه میخانہ کیمیا من است
شمیم طره مشکین بسا رباد صبا	که دل شکسته ام و دهنش دوائ من است
بور و نیم شبی و وظیفه سحری	دعای پیر خرابات مدعای من است
ز سوز آتش غم گرچه ناله نکندم	علیم حال دل من مگر خدای من است

عجب معاملہ و طرفہ ماجرائے من است

فراز مند غور شید زیر پائے من است

گناہگارم و بر رحمت انگائے من است

کہ بعد ازین مے دستی صلاح فرمائے من است

مے صفا کہ بجام جہان زمانے من است

دلم زد دست شد و کار بادل افتاد است

بہین بہت ساقی بہ عرش بکتیہ زوم

نہ عجب طاعت نے غرہ بصوم و صلوات

یہ آب دفتر زہد و ریاضیہ فکتم

مگر وہ خبر از سر عالم ملکوت

طواف سیکدہ فیاض میکنم از آنکہ

حریم محترم و کعبہ صفائے من است

فراز کرسی نہہ چرخ زیر پائے من است

ہر آنچہ بہت ضایت ہمان ضائے من است

کہ چشم لطف تو بر حال بے نوائے من است

بیابا باد کہ بر رحمت انگائے من است

از ان نفس کہ دوسے فروش جائے من است

ہر آنچہ مصلحت تست بہت مصلحتم

زلطف لم یزلی بس ہمیت قدر کافی است

اگر چہ چلد نصیب گناہگار ان نیست

در آن مقام که شور طرانه ہائے من است  
 ببین کہ این اثر نالہ رسائے من است  
 رفیق بے خلل دیار بے ریائے من است  
 کہ دست ہمت ساقی گرہ کشائے من است

صدائے واعظ خوش لہجہ صرفہ نبرد  
 ز صد حجاب بروش کشید آخر کار  
 درین زمانہ پرستہ ساغر مئے ناب  
 چرا ز کار فرو بستہ باشدم دل تنگ

زباب میکہہ قیاض بر بنی خمینم

کہ جائے عافیت نامن فائے من است

زہے چہ رگہ زوہ چہ رہنمائے من است  
 برت کعبہ کہ معبود و کبر یائے من است  
 ولا طریق ادب گیر و گر خطائے من است  
 باہ و مالہ شبگیر التجائے من است  
 بہ بند غم منم و جان مبتلائے من است

براہ عشق دل خستہ پیشوائے من است  
 ہر آنکہ بندہ شمار و مرا خدائے من است  
 اگر چہ جرم و خطا غیر از مشیت نیست  
 بطول عسر و ترقی دولت ساقی  
 نہ ہمدے نہ رفیقے نہ یار غمخوارے

ہنوز دست مرادم بد انشس نرسید	فغان کہ دست اجل دپئے فنائے من است
بتے کہ برودل در دل است پردہ نشین	سخن درست بگویم کہ دلربائے من است
ز طور کحل بصرا طمع نمیدارم	کہ گرد رگہذریار طویاکے من است
بحکم آنکہ من الماء کل شے حی	شراب ناب مگر بایہ بقائے من است
ز کیف باد نیصے نہ گشت صوفی را	قدح بیار کہ این نعمت از برائے من است

بسوخت جان کہ نگفت آن حرف بیگانہ  
گہ بہ لطف کہ فیاض آشنائے من است

ای گل تازہ کہ از عشق نباشد خبرت	کی تو ان کرد بدل نالہ بلبل اثرت
ایکہ مجروح دلم کردی و مرہم نہ نہی	کاش بوئے خیر از سوزش زخم جگرت
در غم ہجر و شب بیکسی و تنہائی	کیست غمخوار تو ایدل کہ بود چارہ گرت
سر سوداز وہ راجز تو دگر سودانیت	ہم ندارد دل آشفٹہ خیال دگرت

ای صبا بر در و لدا چو افتد گزرت  
 که میسر نه شود وصل بزور و بزرت  
 که رساند نفسی دست مراد کمرت  
 بارک اللہ بدین نرگس جادو نظرت

ہاں مگر بندگی بندہ فراموش کن  
 چہ کنم گریہ تنکے تو زاری نہ کنم  
 یارب آن طالع فرخندہ کجا دریا بم  
 بت ترسا بہ نگاہے دل و دینم بروی

گر چه زین پیش بہ پامال جفائش آری  
 سر شوریدہ فیاض نہ خیزد زورت

بیار بادہ کہ این عرصہ بردش تنگ است  
 گرفتہ لالہ بگفت شیشہ ہائے نینگ است  
 کہ شاہد ان چمن الباس گلزنگ است  
 کہ چشم مست ترا کبر و آزاہنگ است  
 نصیحتش بہ لم ہچو آب بر سنگ است

اگر چه محتجب وقت بر سر جنگ است  
 کشیدہ نرگس سر مست بادہ حسرا  
 تو نیز پیر معان جام ارغوانم وہ  
 نیاز شیوہ دل بستگانت خواهد بود  
 بہ ترک مے کہ مرا پند میدہد واعظ

روم بیکده تا ساغرم کند سرخوش  
که از حوادثِ دوزمانه دل تنگ است

بکنج میسکه فیاض لا ابالی دست

حریف ساغرد مساز بر ربط و چنگ است

سواد زلف که بر عارضش نقاب انداخت  
جمال ماه تو گوی که در سحاب انداخت

ز چشم زخم حسودان خدا نگهدارش  
هر آنکه چشم گرم بر من خراب انداخت

شکر به مجر عنبر شمیم زلف تو ریخت  
لبت به شک ختن در قلع گلا انداخت

کجاست آن لب عیسی دم و مسیح نفس  
که در دینه ریشم باضطراب انداخت

غلام غمزه آن شوخ عشوه پردازم  
که دل بود وز من بوی و حجاب انداخت

دلم بدر و فرات که خیر مقدم گفت  
گهر به فرش زمش دیده پیر آب انداخت

ز کوه میسکه ستانه میر و فیاض

که چشم میکش ساقیش در شراب انداخت

محترم دار که پروردۀ صد نعمت ہاست  
 ہر ادائیگی کہ کنی بر سمن و سرور و است  
 تا دہم شرح غمش مکیش بکیزنگ کجاست  
 کہ امید کرم از ما ہوشان عین خطاست  
 کہ خم ہر سرگیسوی تو جانے دلہاست  
 ناز فرما ہنگی از اثر ہجر شماست

دل شوریدہ کہ پابند خم زلف و تاست  
 توئی اے انسر گل زیب وہ نخل امید  
 خاطر آزرده ام از جامہ ارزق پویشان  
 دوش آشفته دلی قول مجرب میگفت  
 شانہ را گوئے کہ آہستہ گرہ بخشاید  
 گرینیم شب و آہ سحر درد جگر

بچ و راحت نرسد غیر مشیت فیاض

گلہ گردش ایام ہمانا کہ خطاست

غنیمت بس غنیمت بس غنیمت  
 دل شیدا ہی سوز و ز غیرت  
 چہ نسبت با من میکش چہ نسبت

اگر نفسے بیایم با تو تہرت  
 تو شمع بزم اغیاری و مارا  
 قبائے زہد و دلق پارسارا

من این دولت فیدارم به قسمت  
که کارے بر نیاید بے مشیت  
که میدانستم از طرز خراست

رقیبانت زوصلت بهره اندوز  
تو کامت بر خدا بجزار ایدل  
باخرفتنه محشر بر آورد

زمن فیاض کامے بر نیاید  
در یغاشد زدستم وقت فرصت

دل بے تاب مراد تپ تابانی انداخت  
با که گویم که دگر چشم عتابی انداخت  
میسکشان را نعم سوره ثوابی انداخت  
عارضت بر رخ هتاب حجابی انداخت  
باده درده که گناهم ز حسابی انداخت  
چه کنم دور ز مانم به شبابی انداخت

آنکه بر عارض چون ماه نقابی انداخت  
ز گس غمزه ز نشس سوئی من خسته جگر  
واعظ شهر که کوه خروش بتوان گفت  
رخصت جلوه بخورشید جمالت نه ده  
حضرت د دست کز چشم کرم ما داریم  
گر بجلت قدحی از تو نخواهم ساقی

باز فیاض بهیمنانه قدح می نوشد

دقتر زهد ریا باز آبی انداخت

اگر پریشان بکند خاطر جمعی نیکوست

آن ستمهاست بجان من مسکین از دوست

سحرکاری که بهر غمزه چشم جادوست

شکل یاجکرت سخت تر از آهن وردست

چه توان کرد قرار دل مضطربا دوست

وان ستمگار و جفا شیوه و بس عبرت دوست

آن سینه لاف که جمعیت خاطر با دوست

دشمن جان ندهد آنچه بجان آزاری

سامری را نبود دعوی آن سحر حلال

یا مگر هر شعار دل بزمست نبود

رضت ای صبر که دلدار بر خست برخواست

دل دیوانه از و چشم کرم میدارد

گرچه فیاض بنظر هر نکشد ساغر

خلق داند که دلش مائل صها و سیوست

واعظا مرقعه ملامت نیست

زندگی ما که بے مشیت نیست

چسیت این فتنه گر قیامت نیست  
 که بهر و وفات عادت نیست  
 که زنا جنس لطف صحبت نیست  
 جان من شیوه مروت نیست  
 از تو اے بی خبر شکایت نیست

از خسر ام تو فتنه محشر  
 با جفاکے تو نیز می سازم  
 با تو زاهد چه همنشین باشم  
 دل ز کف بردن و جفا کردن  
 بی اثر بود آه و ناله من و

غم و درد ویکه می کشد فیاض  
 غیر از سر نوشت قسمت نیست

که بازندان میکش صحبتی داشت  
 معافم کن که خاطر رغبتی داشت  
 که برستان نگاه رحمتی داشت  
 که در تعلقین و پندم زحمتی داشت

دل از رندی و مستی عادتی داشت  
 ز مسجد گرشدم سوئے خرابات  
 منغ میخانه رامنت پذیرم  
 دل و اعظ ز من آرام نگر فت

مگر این مبتلا خوش قسمتی داشت  
 و گرنه جان به هجرت آفتی داشت

دل و زلف جانان داشت مسکن  
 حیات تازه ام بخشید و صلت

تو هم قیاض را بشنیده باشی  
 که با جام و صراحی نستی داشت

گر می و پیمان آری منت است  
 بام و معشوق لطف صحبت است  
 مگر ترا جور و تظاول عادت است  
 از ره زهد ریائی نفرت است  
 حاصل میخوارگان این عشرت است

ساقیا امروز وقت فرصت است  
 در شب مه بر کنار جوئی بار  
 شیوه خاصم بود عجز و نیاز  
 تا دم با جام من است گرفت  
 جام من در دست و جانان در بغل

سرخوشی میخوارگی آوارگی  
 این همه قیاض را در قسمت است

چه گویت قلق و اضطراب و چون است  
 ترا بیدیه جادو هزار افسون است  
 که وصف حسن تو از قیل و قال بیرون است  
 ترا چه کار که احوال مبتلا چون است

از آن نفس که دلم بر رخ تو مفتون است  
 چه نسبت است به سحرے که سامری میدا<sup>شت</sup>  
 مجال نطق ندارد زبان که شرح دهد  
 تو در کرشمه و انداز باش و ناز بکن

ز در دیبجر به قیاض نیز چون سعدی

زیل اشک تو گوئی که رو در چون است

هوش و خرد ز سر شد و عقلم ز کام رفت  
 ما را درین امید بے صبح و شام رفت  
 جائے که از روانحه زلفت کلام رفت  
 بکشود باب میکده و مے بجام رفت

زان دم که بوی زلف تو ام در شام رفت  
 وصلت شد دست داد شبے هم به اتفاق  
 بستند لب ز نیکت نسیرین و نسترین  
 صبح است اے حریف بیات قح کشیم

فیاض با حریف خرابات شد خراب

زہدش ہمہ زجر عہ آب حرام رفت

وی در گہ تو قبلہ ارباب ارادت  
گر بر سر بالین من آئی بیعادت  
فردا دہد از قتل من کشتہ شہادت  
گر مہر و وفا و کرمت نیت بیعادت

ای کعبہ ابروئے تو محراب عبادت  
روح و گر آید بہ تن خستہ و بیمار  
خونے کہ بیفتاد بدامان تو قاتل  
ای دوست بیادستم و جور و جفا کن

فیاض بجان بندگی پیر معان کن  
پندار کہ این کار ثواب است و سعادت

وین پیچ و تاب سوز و گدازش برائے کیت  
در حیرت تم کہ باز سرم در ہوائے کیت  
آخر ز من بگو کہ ترا از برائے کیت  
جان پائے بند حلقہ زلف و تائے کیت

یار ب دل رمیدہ من مبتلائے کیت  
از سرو آرزو نہ ز شاخ صنوبرش  
تشویش و اضطراب ز خود رفتگی دلا  
محو جمال کیت دل مبتلائے من

جانان اگر یہ تیغ ادائیش نہ کشتہ  
فیاض باز کشتہ ناز و ادائے کفایت

کہ روزے فتنہ پروار و خرامت	بتنا پید است از انداز قامت
کہ منقار از شکر خالی مبادت	الاے ہد ہر فرخندہ فرجام
کہ لطفے کن بحال خستگانت	بجو آن مست انداز و ادارا
بیادش وہ زمن ہم حق خدمت	صبا گر اتفاق خدمت افتد
کہ می بینم بدور چرخ عجلت	بدور بادہ ساقی عجلتے کن
من و پیمانہ و کنج قناعت	رواق و منبر و تسبیح و زاہد

تأسف میخوری فیاض اکنون  
چرا از دست دادی وقت فرصت

# روین (ش)



چرا بہ مخمضہ باشیم ولفکار عبث

چرا کشیم غم دور روزگار عبث

مکن ملامت زندان بادہ خوار عبث

زلطف و لذت مے و اعطا چو بیخبری

فنا دہ تو بہ سودائے زلفیہ عبث

بغیر درد و لا حاصلے نخواہد بود

گذشت فصل گل و موسم بہار عبث

بہ قسمتم ز مے وصل جبرئہ نرسید

برنج و غصہ و غم صبر بایست فیض

ز درد ہجر چرائی تو بے قرار عبث

## ردیف (ج)

مگر عشق من گشت بر حسن تاج

نگاہ تو بخشد مرا اہتہاج

ندارم تمنائے دیہیم و تاج

چہ ساز و بستے چون تو آرزو عاج

ہمی خواهد از ماہر دیان خراج

وفانیتت گر برسم و رواج

ادا ناز و غمزہ بجنبت رواج

وصال تو مطلوب و مقصود ما

غلامی پیر مغامخ خوش است

بدین غمزہ و ناز و حسن و ادا

جمال تو اسے رشک مہر و تہ

جفا کن کہ ہسم در جفا لذت

دل از درد ہجر تو قیاض را

شدہ خون گرد و بے شقت خراج

### دیوان فیاض (ح)

بیارے کہ نہ بنیم جز این طریق فلاح	بہ نزد اہل خرد گرنہ میکشی است بلاح
بیا حرفت کہ ماہم کشیم ساغر اراج	درین زمانہ کہ ہر کس بجا ز خوشین است
دعائے وصل تو دارم ز فائق الاصلاح	بہ نالہ ہائے شب ہجر و آہ صبح گہی
کہ ہیج جائے نیر زو بہ نیم جرعہ راج	بیا کہ دل قریار ہزار پارہ کشیم

از آنکہ مطلب فیاض خبر تو دیگر نیست  
تصور تو بود در سرش مسا و صباح

### دیوان فیاض (خ)

باز احسن ماہوشان بشکنی ز رخ	گر جلوہ دہی و نقاب انگنی ز رخ
بنیاد رنج و غصہ و غم بر کنی ز رخ	باشی بجائے اشک روانم شب وصال
حقا کہ دادہ بجہان روشنی ز رخ	آرے بنور خسر و خا در سبب توئی

اے قلب تیرہ ام زجالت ضیاء پذیر	وے موجب بصارت چشم منی زرخ
درصیت نازکوس لمن ملک میزنی	در عرصہ جمال علم میزنی زرخ
از آب یاریش چمن دہر پر فضا	ہم وجہ تازگی گل گلشنی زرخ

سیداد جان بزاری و قیاض مگر لیت

کائے مایہ حیات نقاب انگنی زرخ

## میرد لیت (د)

مرا از دوستان چشم و قابود	خیال من غلط بود و خطا بود
دلی کو دشمن جانست اکنون	ازین پیشم رفیق و آشنا بود
مرا نام شد چشم گہر بار	ترا غماز گریبا و صبا بود
نکردم فکر در مان درد دل را	کہ دردش درد و ہم عین دو بود
بجان عاشقان خستگان	بتاجوریکہ می کردی روا بود

شیم طسره زلفت دو تا بود  
 کہ چشم سحر کارت دلربا بود  
 ہر آن سودا کہ از زلفِ شما بود  
 میحاکے دل بیمار ما بود  
 نہ رسم جو آئین جفا بود

بجسم ناتوانم ہر کہ جان داد  
 باخسرد لبر بود از من بنازے  
 شب غم بود ما را مونسِ جان  
 لب جان پرورت رشکِ میحا  
 ازین پیشت نبود این کبریائی

سحر از زندگی و مستی فیاض

میانِ مے پرستان ماجرا بود

ز ہجرت ماجرا می گفت جانِ ارمی کاہید  
 درینا کز دل سختش وفا و مہر نتوان دید  
 گلاب اندر قدح گلِ اگلِ خسار می پاشید  
 کہ چشم این سینچان نہ شب تا صبح خون بارید

سحر کہ ببل بیدل ز جو رگل ہی نالید  
 کہ من عمرے تلف کردم با مید و قگل  
 شکر در محجر عنبر سر زلف تو می ریزد  
 تو مستِ خواب کے وانی ز حال شب نشینانت

ببانت معجز عینی است آب حیات خضر  
دل در آرزو خون گشتت کام من از و بخشود  
جبین روشن از ابرو مگر حسن دو بالایت  
بخود نماید مگر تا حشر از مستی و مد هوشی

زخت نه رست با بد الدجی یا مطلع خورشید  
بجدا شد و المته که با این هم نسیم نو مید  
پدید آمد تو گوئی بز فلک گویا هلال عید  
ز جام وصل مهرویان هر آن شدی که من نوشید

مُعطَر گشت جمعی را شام از نخبت زلفت

مگر فیاض را جانان ز زلفت نفحه نرسید

آنکه سین و قن و غنچه دهن میدارد  
نخبتِ عنبر سارا سر زلفت یر بود  
راه در خاطر جمعش نه برد گرد ملال  
هر که ابا لب لعل تو بود گفت و شنید  
آنچه زیبائی و موزونی قامت که تراست

چاره این دل بیچاره من میدارد  
یا مگر ناز از مشکِ ختن میدارد  
هر که رحمی به پریشانی من میدارد  
حاصل ز تندگی و لطف سخن میدارد  
سر و آزاد نه شمشاد چمن میدارد

نار پرورده ز عشق تو ندارد خبرے لگر آن خسته که جان را به محن میدارد

حال فیاض ز پروانه پیرسید از آنکه

خبر سوختگان سوخته تن میدارد

نوید تازه حیاتے بجان زار آورد

دل شکسته مار از نوبکار آورد

بیارے که صبا مژده بهار آورد

هزار شکر که نخل ایسبار آورد

ز توبه آئینه خاطر مغبهار آورد

هر آن که سر و بلند تو در کنار آورد

بعاقبت خبر از لطف کردگار آورد

نیم صبح شمیمی ز زلف یار آورد

وگر که باد صبا بر سنگت زلف ترا

خزان شد از چمن دهر ساقیا بر خیز

گل مراد ز بوستان وصل بر چیدم

بیار باده که گردش زرخ فسرد شویم

نعیم وصل مگر از دشمن توان پرسید

فغان نیم شب و آه و ناله سحر م

ز درد سر که شکایت ہی کنی فیاض

مگر که باده دوشینت ات خمار آورد

حاشا لشکر که در جزب تو تمنا دارد

فرصتش باد که اعجاز میحا دارد

با که گویم که نسرانغ از من شیدا دارد

چشم مستت صفت نرگس شهلا دارد

خرم آنکس که به پهلوت بدبالا دارد

کے خیال من سرگشته در سوا دارد

غزّه آنست واداکان بت عناد دارد

هان پندار کزین بیش شکلیا دارد

کاخرش هر قدمت نقشه برپا دارد

مصلحت نیست که اندیشه فردا دارد

تا ولم با سر زلفت سر سودا دارد

لب جان بخش تو اید دست بکام دل من

آنکه دل در غم او خون زمره می ریزد

سرگران میگذرد از سر عشاق مگر

سوخت جانم لغم قامت و بجوئے بتان

چشم شوخت که دل صد چو تش مفتون است

گر چه خوبان همگی مست او آیند و لے

باز آئے و دل شیدائے مرا مونس باش

از خرام تو همین بود گمانم به نخست

زند را عشرت امروز چو باشد بر او

نخند میل تماشاے و تمنائے چمن  
چشم فیاض که روئے تو تماشا دارد

سرے دارم که سوادے سزلفت بتان دارد  
که دل از دست من بود روئے از نینان دارد  
بکام شب نشینان لطف هائے بیکران دارد  
دل شیدائے خوبانم فراغ از این آن دارد  
فروغ بزم عیش و انبساط دیگران دارد  
که اعجاز میحائے بجان خستگان دارد  
هبا بنگر که عالیقدر و مہر استخوان دارد  
برسم زرگس برست از من سرگران دارد  
دعائے دولت و اقبال پیر میکشان دارد

دلے دارم که امید وصال نہوشان دارد  
خدا یاد ادا من بستان از آن شوخ جہانین  
خوشش باد شمیم عنبر افشان سزلفت  
مزن را ہم بہ صدف گلشن فرووش و جودین  
بدین افسانہی سوزم کہ امشب شمع روی من  
بجان منت پذیر نہکت باد سحر گاہم  
شگفتی نیست گر سلطان دل مسکین گدا جوید  
ز چشم خون ہی ریزد کہ چشم مست اندازت  
ہمایون وقت زندگی کو باور ادھر گاہش

بدر دوش س که هجرت حالیا نوبت بجان دارد

ز هجرت نی پرسی خدا را از ره باری

قرنیش با دنجم سعد و چشم زخم و هرش و در

بنام ایزد کنوں قیاض ماہی قران دارد

کہ نیست ز گس چو چشم مست و شمیم زلفت نیند دارد

دل مہ جو بیت جالت خیال سیر چین ندارد

کہ ز گس مست سر گران ت نگاه لطفی من ندارد

چو ابرہین درین گلستان چرانہ از دید خون قشام

دل سفر کرده با بخاری و گر خیال وطن ندارد

سپر دست حافظ حقیقی کہ از بلایش بگاہاری

سخت بنگر کہ التیام ہنوز زخم کہن دارد

میار و دیگر کمان و تیرے پئے شکار دل خیزم

کہ بتلا بلائے عشقت ز دور گردون مجن ندارد

دل سیرم بہ بند زلفت زنج و آفات می یافت

کمال لعل لب جانان عقیق و لعل میں ندارد

لب تو آجیات خضر است ہم میجائے خستگت

مگر شالت ادو آنے بتے بہ ہند و و کون ندارد

اگر چہ خوبان کجین صورت ہزار باشد و زمانہ

و گر ہوائے شمیم عود و عنبر و مشک ختن ندارد

صبا و دانغم معطر است از رو آنکہ زلف گلزار می

اگرچہ فیاض در بلاغت علم بمیدان شعر می زد  
مگر توصیف حسن نسبت بحال نطق و سخن ندارد

لبت خوش است گرش قصہ مختصر دارد

شکستہ کہ ز زلفت فسانہ بردارد

غلام ہمت آتم کہ صد ہنر دارد

اگرچہ بے ہنرم در گاہ اہل ہنر

کہ مخو خوشی تنی کے عنہم دگر دارد

تو مست نازی و از خستگان ت بے خبرے

بیار بادہ کزین روئے پر وہ بردارد

حجاب چہرہ عیش است بچہ گردش دہر

کہ عاقبت غم عشقت ہمین دوسر دارد

شے بوصل رسم یا نہراق جان گویم

باتفاق چو بر خاک من گذر دارد

بجان دوست کہ گرم بگیری دش دامن

دلت کہ ہر طرفش خستہ جان ہزار آمد

ز جان خستہ فیاض کے خبر دارد

بیار بے خبر از حال من خبر باشد

اگر بنا کہ شبگیر من اثر باشد

کے کہ از غم ہجر تو بے خبر باشد  
 چو اشک دیدہ غماز پرودہ در باشد  
 فغان و نالہ و فریاد تا سحر باشد  
 صبا اگر بر جانان ترا گذر باشد  
 ہر آنکہ تا بخوابات را ہبیر باشد

ز رو و سوز درونم چہ آگہی دارد  
 بی پردہ کے غم عشق تو می توان پوشید  
 شب فراق ز بیتابی دل مضطر  
 بیارہتہ از زلف عنبر افشانش  
 مگر بہ گردن من منتش بود لے دل

شب فراق تو قیاض را بہ بستر غم  
 بیاروئے تو بالین ز اشک تر باشد

قیامت است نہ حسرت مرغان باشد  
 بزیر دامن دل انقش نہان باشد  
 شدم بیکدہ تا ساعتی امان باشد  
 کہ سخت یاور دہم طالعیس جوان باشد

نصیب عیان لطف جاودان باشد  
 بجان دوست کہ تا دامن کفن نکشم  
 دگر چو فتنہ گینی بزحمتہم انداخت  
 دعائے دولت پیر معان و وظیفہ است

کہ ہر گناہ مرارحتش ضمان باشد  
 کجاست آنکہ بدین نختہ رازوان باشد

بیار بادہ کہ خیر و شرم حوالہ اوست  
 بسے شدریم و معاکے جام سے نختود

روا مدار خدار کہ در غم فرقت

ز درد بجز تو فیاض خستہ جان باشد

چہ گردشِ دگر بسر بیاید دید  
 ولے بہ نیم پیشینرش کئے زمین نہ حرید  
 ز کوئے بادہ فروشان مے و سبو آرید  
 اعانتم نفسے بہر کار ساز کنید  
 فغان کہ دست طلب تا بدامنش نرسید  
 حکایت من و زلفت بگوش ہر کہ رسید  
 و گر ہوس نکتند بہر دولت جمشید

الا کہ دور فلک باز سر بہ نقتہ کشید  
 من ارچہ دلق ریاریا بہر دوکان بردم  
 معاشران دم فرصت غنیمت است امر نو  
 براہ ماندہ ام اے ساکان منزل عشق  
 ز دست قسمت اثر و سیاہ نجستی من  
 حدبت لیلی و مجنون مگر زیادش رفت  
 گدائے میکدہ تا جام مے بکف دارد

بود به قسمت او عیش و عشرت جاوید

بهر که دوست رفیق است جام باده بدست

ز مستی می دو شینه بود در دگرش

خار باده ز قیاض می توان پرسید

وز من منتظر ای دست تجاہل تا چند

همه شب زینت و آرائش کا کل تا چند

قصه سوزش پروانه و بلبل تا چند

قصه سوز دل عاشق زارت بشنو

بر من خسته و دلریش تطاول تا چند

رحم کن رحم که از دست جفایت مروم

نکبت نسرین و سنبل تا چند

ای صبا نفخه از گیسوی مشکینش آر

جان بلبل آمده قیاض بتا در هجرت

آخر از دلشده خویش تعافل تا چند

مهربان مهربانی این نبود

التفاتت بر من مسکین نبود

نکبت زلف تو در نسرین نبود

لطف چشمت دیده ز گس نداشت

یا خود اینت شیوہ و آئین نبود  
 مونسے غیر از دل مسکین نبود  
 هیچ خیر اندیش و آخر بین نبود

ہوشان ایا و فاد در رسم نیت  
 در شب تنہائی و روز فراق  
 دل کہ در سودائے زلف از خود فقاد

جام مے فیاض پنهان میکشید  
 گو بظاہر دانش رنگین نبود

از من سوختہ بنگر چہ تجاہل دارد  
 کہ نسیم حسری را کجہ سنبیل دارد  
 مانہ دیدیم کہ مہ عارض و کاکل دارد  
 کہ چرا از من دل خستہ تفاقل دارد  
 دور پیمانہ نہ شاید کہ تساہل دارد  
 شعلہ بود کہ آہ دل لبیل دارد

آنکہ بادل شدگان رسم تطاول دارد  
 یا مگر برس زلف تو گذارش افتاد  
 با مہ و مہر مثال تو غلط خواهد بود  
 مگر از نرگس سر مست تو خواہم پرسید  
 گردش چرخ چو تجلیل نماید ساتی  
 آنکہ شاخ گل و گلزار با تشر افکند

در غم و درد فراق که عیاذاً باللہ  
دل فیاض کجا صبر و تحمل دارد

ز رسم زہد ربانی کدورتی دارد

اگر بہ جور جفا و دست عادتی دارد

کہ از خدنگ نگاهت جراحی دارد

ہر آنکہ بامے و معشوق عشرتی دارد

کہ این طریق ز زندگی تفاوتی دارد

ز حرص سلطنت جم فراموشی دارد

دل بہ شیشہ و پیانہ رغبتی دارد

بہر قدم کہ خرامش قیامتی دارد

بہ ترک بادہ کہ واعظ نصیحتی دارد

دل کہ بامے و مینانہ استی دارد

توان گرفت بعبادت و فاشاری را

بیاؤ بردل ریشم ز لطف مرہم نہ

ز بیخ گردش دور زمانہ آزادست

صلاح کار ز من ز اہدای میدار

گدائے میکدہ تا آنکہ جام در کف است

معاف دار کہ واعظ از تو بہ مغدوم

تدانش کہ دگر فتنہ چہ بردارد

بجام مے کہ منش شنوم بسمع قبول

برشک آنکه نصیبش به گشت جرعه می زند میسکده زاهد ملالتی دارد

امید توبه ز فیاض کار بوالعجب است

که اوز جام و صراحی محبتی دارد

فرصت از دور زمان یک نفسم گرم باشد در خرامات مرا کار ز ساغر باشد

آرزوی دگر از آب ز لالم نه بود حاصلم جرعه گراز لب لب بر باشد

قیمت باوه گلگون که متاعیست عظیم دلق سالوس گدایه کتربا شد

بشکنم توبه و از میسکده ساغر گیرم دلم از زهد رمانی چه مکدر باشد

کیمیا خاک ره پیر معانست ایدل خاکسار در میخانه تو نگر باشد

و اعطا پند معان در دل من جا گرفت چکنم و عطر تو گر بر سر منبر باشد

بخت فرخنده فیاض کند گردی

بوسه از لب و لدار میسر باشد

آنانکه خاک بوسی میخانه می کنند  
بروند صبر و هوش و ندانم که بعد ازین  
یارب چه غره در سر صهباشانست این  
بپذیر پند و باده کش و خوش گزار عمر

با دلق فقر عشرت شاهانه می کنند  
این دلبران چه باسن دیوانه می کنند  
کز تاج و گنج رغبت و پروانمی کنند  
کت میکشان نصیحت پیرانه می کنند

فیاض مے خور و غم فردا مخور از آنکه  
عفو خطابه لطف کر یانه می کنند

آبجاک در میخانه مراست نزل بود  
عذر بپذیر اگر پند ترا نشنیدم  
گر ملامت کندم شیخ بر او خورده بگیر  
باتوای خضره میکده چون پیو دم

آنچه دل داشت تنها هگی حاصل بود  
که مراد لبوئے جام و بسوائل بود  
که خود از لذت پمانه مے جاہل بود  
چه مبارک سفر بے بود و چه خوش منزل بود

به دعائے سحر و ناله شب با فیاض

دولت وصل بتان از خدا سائل بود

ماتکے زمنت خبر نباشد  
فرخنده ازان سحر نباشد  
کز خوشیستم خبر نباشد  
ماچسند ترا نظر نباشد

ماتکے بہ نغان اثر نباشد  
خوش صبح کہ بار در بر آید  
ساقی مے وہ کہ مست گردم  
بر حال من خراب و محزون

فیاض بجز وصال جانان

در دل ہوس دگر نباشد

کشاد کار من از جام و بادہ خواهد بود  
کہ ہر سوار باختر پیادہ خواهد بود  
ز آبے دگر این لوح سادہ خواهد بود  
بدر گہت سرستان فتادہ خواهد بود

اگر بیدیر مناعنم و سادہ خواهد بود  
باش غزہ چو بر اسپ و فیل بنشستی  
خطوط پند بدل گر چہ می کشد و اعظ  
ہولے بادہ پرستیت تا بہ سر ساقی

براه عشق قدم میزنند دلم یارب

نگاهدار که از ره فتاده خواهد بود

بیارشیشه که ساقی بهین همت تو

بمیکشان در معنی کشاده خواهد بود

ز خانقاه دگر پاهمی کشد قیاض

مگر بدیر مغانش اراده خواهد بود

بتابعادت خوبان اگر وفا باشد

چرا تطاول زلفت بجان ما باشد

شب فراق که کس یار و هممنفس نه بود

خیال وصل تو ام یار و آشنا باشد

تو خود بنغمه و انداز خویش مشغولی

ترا خبر ز من مبتلا کجا باشد

ز فکر و محمص این و آن بود آزاد

دلے که در غم عشق تو مبتلا باشد

به ورد نیم شبی و وظیفه سحری

ز بهر وصل تو قیاض اوعا باشد

حسن صورت که یار ما دارد

بجهان دیگری کجا دارد

هر که بر در گه تو جا دارد

جام و پیمانہ بہر ما دارد

مے پرستی ما روا دارد

بہر وصل تو التجا دارد

دوست گر شیوہ جفا دارد

از من باوہ کش چرا دارد

آشنا را از آشنا دارد

نکند آرزوئے قصر بہشت

در خرابات پیر میخانہ

روز عید است و محتب امروز

بتلائے تو ہر نفس ز خدا

ما وفا را کنیم عادت خویش

واعظ شہر رنج لایعنی

راز عشقش نگوئمت کہ نہان

نہ شنیدی کہ در غمت قیاض

روز و شب نالہ و بکا دارد

دام تزویر دگر در رہ ما اندازد

تا نکاہے ز کرم جانب ما اندازد

زا ہمارہ در گزر می کدہ پا اندازد

یار از تست کہ توفیق و فایض بدہی

پادشہ گر نظرے سوئے گدا اندازد  
زاہدان را بجئے ناب قبا اندازد

ہاں مگر طالع خوابیدہ شود بیدارش  
چشم ساتی کند ارغزہ بکام ایشان

چشم فیاض چو شد غرقہ بخون دانستم

کہ بر او مہر بتان تازہ بلا اندازد

## رولیف (ر)

من ولدادہ و خاموشی و سودات بسر  
یار این بادہ کشان را کہ رسانید خبر  
از پدر ہم نفسی یاد کن اے نور بصر  
وائے بر عقل بسر گشتہ چہ نفع و چہ ضرر  
رقم لوح جبین کرد مرا کلک قدر  
عذر پروانہ مگر شمع بنواہست دآخر

زاہد و سچہ صد دانہ و اوراد سحر  
از جہالت کہ نہان است پس پردہ غیب  
یوسف سلطنت مصر عزیز است و لے  
ناصم گفت کہ نفعی ندہد عشق بتان  
مہر سیمین و قنان الفت شیرین و نہان  
خرمن جان عزیزش کہ بناحق سوزد

آبِ ز آئینہ قلب فروشت غبار  
دلِ م از بندِ غم عشقِ تو می جست خلاص

بعد ازین چشم من و عکسِ جمالِ ت بہ نظر  
سز زلفِ تو کندش ز دو گفت این مفسر

شعر فیاض کہ خوشتر ز دُر شہوار است  
بود آیا کہ بگوشش تو رسد جائے گہر

دلا چو فرصتِ وقت است جامِ بادہ بگیر  
ز سر عشقِ سخو اہم کہ پردہ بر فکند  
کشاد کار بہ قسمت سپردہ ام اینک  
اگر تو لطف کنی عین مدعا کے دل است  
دلا بود کہ شبی وصل دوست در یابی  
ساف وار گزار تو بہ معذرت خواہم  
عجب مدار دلا گر بہ میں دولت عشق

کہ باز لطفِ شبابیت بہد بعالم پیر  
مگر چہ چارہ کہ اشکم ہی کند تہیر  
بیار بادہ کہ سودے نمی دہد تدبیر  
دگر تو جو رو جہا می کنی زہے تقدیر  
ز فیض آہ سحر گاہ و نالہ شبگیر  
کہ من ز زہد ریائی ملولم و دلگیر  
بہ سلطنت بخند آرزو فقیر حقیر

کشیدہ شد بدم نقش روئے یار چنان کہ ہیج وعظ تو در دل نیکند تا شیر

لقائے یار میسر شود اگر مینا ص

الاکہ بر سر عشاق او مکن تحقیر

وز ان لعل میجادم بدر دول و آ آور

خط تنعیر قسمت یاز دیوان قضا آور

کہ شاہار حمتے بر غربت مسکین گدا آور

ز ساقی جامے گیر و بکفت لفظ و ما آور

یہ یار آشنا باکے جز آن آشنا آور

اگر مہرے کند و قہر شکر او بجا آور

صبا زان طرہ مشکین شمیم جان فزا آور

ز منع مہر خوبان تا صحایا مہر بر لب ن

کرایا را کہ بر ساند بعرض حضرت سلطان

جو انا فرستے داری بیاد او طرب بستان

شکر و محبت ریزم بر و باد سحر گاہی

ز جور دوست ز بچیدن ز رسم عاشقی دور

بدر دہر جان میداد و فیاضت ہی ہاید

صبا زان طرہ مشکین شمیم جان فزا آور

کہ ہست در سمرن از مے شبینہ خار  
 فادہ ام لعنم ہجر یار در آزار  
 مگر بہ جرعہ نوش لب ت کشاید کار  
 ربوہ از من دلدادہ ہوش نصبر و قرار  
 قبائے زہد پسندونہ جامہ زرتار

بیائے پیر خرابات و جام و بادہ بیار  
 خدکے رامد دلے بخت کار ساز کہ من  
 کشاد کار من از زہد باطملم نبود  
 بہ نیم غسقرہ جادو کہ چشم جانان کرد  
 گلیم فقر کہ خاطر پسند میدارد

فادہ بینی تو فیاض راز مستی مے

خراب و بنجود و وارفتہ بر در خار

## روین (ز)

روئے در پردہ ہفت و خیرش نامد باز  
 بخیالت نفسے گوئے کہ باشد و مساز  
 کہ تو غمازی و پنداشتمت محرم راز

یار بآن دلبر عناکہ دلم بردیناز  
 غم تنہائی و گر قصد بجان میدارد  
 این مال غلط اندیشی من بودے دل

اگر مخصت جمعیت خاطر بودے	داوے شرح پریشانی آن زلف در آ
چشم شوخ تو بہر غمزہ ادائے وارد	بارک اللہ بدین شوخی و ناز و انداز
گر صبا بر در دلدار گذارت افتد	از نمش گوئے کہ دار و بدرت روئے نیاز

دلِ فیاض کہ پروردہ نعمت ہا بود

حضرت عشق فگندش لبسم و سوز و گداز

فغان کہ شوخی و دست از جفا نداری باز	بہ حیرتیم کہ تعلیم دادت این انداز
غریب و خستہ و لم کرد در دہجہ رانت	ترحمی بہ غریبی من غریب نواز
بزن بسینہ خدنگ و بگیر جانِ عزیز	مگر نظر ز من خستہ جانِ نگیری باز
بوصل شمعِ رخی گر ترا تنائیمت	بسوز لے دل و با در و سوز عشق بساز
ز خاطر م نرود آرزوئے ما ہوشان	مگر دمیکہ کند مرغِ روح من پرواز
بکفِ صراحی و در بر گاہ ماہِ رخی	ہمین بس است مرا حاصلے ز عمر دراز

نگاہ دار خدا یا پیر نشیب و فراز  
 کہ با تو شرح دہم داستان زلفِ دراز  
 خجل ز طاعتِ تم و شرم آیدم ز نماز  
 ربودہ دل و دینم بصد کرشمہ و نماز

نگار من بسفر رفت و قلب من باوست  
 شبِ غمت بیائے تصویرِ رخِ دوست  
 دلم بیاد بتان و بسوئے کعبہ حشم  
 تو نیک عشوہ گری جان من غفاک اشدر

متاع جان و دولت رفت عاقبت فیضان

گنہت کہ ز خوبان و ہر عشقِ مبارز

بصد افنون ز ما دل می برد باز  
 بنی بینم کسی را محرم راز  
 خیالت ہر روز مانم بود و مساز  
 ترا آموخت طرز نماز و انداز  
 تو ہم با درد و سوز عشق می ساز

بصد پیرایہ چشت می کند نماز  
 حسد ایا حال دل را با کہ گویم  
 بہ شب ہائے غم و ایام فرقت  
 ہر آنکو داد تقسیم نیازم  
 دلا تا کار خاست بچستہ گردد

ز اسرار من وزلفت شب وصل  
شمیم عطر سایش بود غماز

بگو فیاض تا مطرب سراید

ز فکرت این غزل بایر بط و ساز

## و ردیف (س)

می داشتم ز باد سحر گاه ملتس  
تا از شمیم زلف تو مشکین کند نفس

در راه عشق تا نفسی راست کردمی  
فرصت نداد یک نفسم ناله جرس

منظور چشم نیست دگر غیر روی تو  
هم نیست جز تو خاطر شوریده راهوس

اے غم بیا که مونس تنهائیم توئی  
تشریف نه که جز تو مرا نیست بمنفس

رسم وفا که وضع جهان نیت حایا

فیاض اعتماد نه شاید به ایچکس



# دو دیفت (مش)

مشوشتم کہ زد دستش دگر چه آید پیش  
 فتادہ ام من سر گشتہ اندرین پس پیش  
 کہ حاصلت بنود نوش غیر ز جنت نمیش  
 کجا بدامن مشاہان رسد کف درویش

دل ز خود شدہ ام باز میدہ تشویش  
 رہے یہ کعبہ برم با بکوسے پیر مغان  
 اگر تو طالب وصلی ز رنج ہجر منال  
 ہزار جہد نمودم بہ وصل دوست مگر

علی الروس کہ فیاض بادہ مے نوشی  
 بکیر تم کہ ترا چیت آخرش کف و کیش

کز بہر تو بہ پند ترا آورم بگوش  
 فرصت چو دست داد بعیش و طرب بگوش  
 متان کجا بہ پند و نصیحت دہند گوش  
 تا منزل منست در پیرے فروش

واعظ گمان سبر کہ من ز بادہ نوش  
 از فکر روزگار و غم انقلاب دہر  
 ناصح خموش باش ز پند و نصیحت  
 فردوس را بہ نیم جوئے ہم نمی خرم

فیاض مست باش و ز نام و نشان ترس  
 زندانه با حریف خرابات مے بنوش

### رولیف (ط)

ساقیا در بزم عیش و انبساط	بامے و پیمانہ دارم اختلاط
صحبتستان کہ بدنامت کند	ز اهدا آباد از آنت احتیاط
حالیا بنیم درین دیر خراب	در وفاے دوستداران انحطاط
نیست جز خود بینی و خود مطلبی	ہیچکس را باکے ہم ارتباط

باز اے فیاض با معشوق و مے  
 میگزارم روزگارے در نشاط

### رولیف (ع)

چہ فکر با کہ نیا در محتسب بہ وقوع	چشم آنکہ شود مے کشی ز نام فروع
-----------------------------------	--------------------------------

کہ وضع زندگی و مستی با بود موضوع  
 بیا کہ مہر ز مشرق کشید سر بطلوع  
 کہ رہروان طریقت نمی کنند رجوع  
 گمان مبر کہ بجور و جفا شود مقطوع  
 چہ خوش بود کہ فسرد آوریم مہر کوع

اگر بخو نہ پسندی تو ز اہد اپسند  
 بیا کہ قفل درے فروش داشت باز  
 دلا ز راہ محبت قدم درین مدار  
 ہر آن تعلق خاطر کہ با تو میدارم  
 بطاق ابروے جانان کہ قبلہ گاہ دل است

بہ ہجر آہ و فغان گر چہ میکند فیاض

مگر بحضرت جانان نمی شود مسموع

## دیوان مرغ

رشتہ جان مرا ہم نوحی مثل چہ راغ  
 مگر بجای آشیانت آشیان کرد است ز راغ  
 دز شمیم عطریکے آن معطر کن دماغ

اے کہ پر دہا ز خال بوئے تو چون لالہ داغ  
 بلبلان خوش باش و از ریخ حوادث غم مخور  
 اے صبا از لطف جانان بچتے آور بمن

ز گس سرست دارد از من مسکین فراغ

می چکد خون از نگاه انتظارم تا ترا

آول فیاض مفتون گل خسارتست

نیستش رجحان خاطر دیگر از گلگشت باغ

رویت

چشم ساقی برد از من آن همه لافگراف

من بزهد و پارسانی میزوم هر چند لاف

من نمی آرم شکایت بزبان از درو صاف

ساقیا در ساغوسن هر چه می داری بریز

جان من بازت ز عهد خود نباید انحراف

یاد بادت آنچه با من بسته پیمان وصل

لطف باشد گرم از ترک و دار معنی ف

ناصری از چه پرستی طبع من خوی گرفت

گویت فیاض از من این نصیحت یاد دار

راز دل جز محرم رازت نه شاید انخشاف



## رودیف (ق)

ساقی بیارے کہ سحر شبِ فراق

اے گریہ باتوہست مرا لطف اتفاق

داویم این عجز کہن سالہ را طلاق

جانم لب رسید بہ ہجرت ز اشتیاق

یار ہنوز شام نشد این چہ اتفاق

ز اہد مبارکت بود این طاق وین واق

عمرے مرا گذشت بہ سوز و باحتراق

از من جدا مباش کہ در روزگار ہجر

رجعت نمی کنیم ز گیتی دگر کہ ما

خون شد دلم آرزوے بوسہ لب

آورد باد صبحگہی مژدہ وصال

بس کعبہ نیت در پیرے فروش

گلگشت باغ جنت و سیر فضائے آن

فیاض بے حبیب بود کار بے مذاق

## رودیف (ک)

ہزار درد بہ عشقت رسد نام باک

بیت بدرد دل من اگر بود تریاک

بہ محتسب نہ بود هیچ دانش ادراک  
 کہ نیست در دل شوریدہ آرزو آلاک  
 بیارے کہ ز ناموس ہم مدارم باک  
 کہ بعد ازین نزد لاف با بجائے پاک

بجام بادہ ہر آن لذتیکہ می بینم  
 ز ما سوائے تو از جملہ چشم بر لبم  
 اگرچہ ناصح مشفق ز تنگ تر ساند  
 غبار خاطر زاہد ز آب بادہ بشوے

بدین جفا کہ بہ فیاض میرسدے دست

گمان مبر کہ دل از ہر بر کند خاشاک

## ردیف (گ)

شباب کن کہ بدور زمانہ نیست دہک  
 بیار بادہ گلگون و شاہد گل رنگ  
 کہ من ز زہد ریائی ملولم و دل تنگ  
 کہ نیست کار ز ناموس نیز خوف ز تنگ

سحر بچفل زندان شنیدم از دف و چنگ  
 رسید فصل گل و موسم سر و دوشناط  
 دگر یہ تو یہ مفراتے مفتی شہرم  
 ز تنگ و نام مرنا صحابہ تخیلیت

دلت بہر وفا گرنی کتد آہنگ  
چہ اعتبار کہ فردا فلک چہ آرزنگ

بہر منط بچکے تو نیز خواہم ساخت  
بیار بادہ چو امروز فرصت وقت است

بیا بیکدہ فیاض و جام بادہ بنوش  
مشور طعنہ اغیار بے خبر دل تنگ

## روین (ل)

مقدمت خیر باد کیف الحال  
جان فدایت کنم تسال تعال  
منفعل پیش ابروے تو ہلال  
تو کہ بیکتائے عالمی یہ جمال

السلام علیک باد شمال  
نکھت زلف دوست آوردی  
نخبل از روے روشنت خورشید  
مثل روے خودت نمی داری

گر بخواہی وصال او فیاض  
صبر کن در غم فراق و منال

تعالیٰ اللہ چہ رہبر وہ چہ منزل

نشد از زلف جانان ایسیچ حاصل

ملاکت ہائے دل از زہد باطل

اگر باشد اثر در جذبہٴ دل

مگر از جامے شد حل مشکل

رخ خوب ترا با ماہ کامل

بجوئے مے فروشان می برد دل

ازومی داشتم صد آرزو ہا

بیا پیر معنان تا باتو گویم

بہ پہلو یار من از خویش آید

ز کار من گرہ نکشود از کس

معافم کن اگر دوام مشائے

بود فیاض را تا دور محشر

تنائے مے و پیمانہ در دل

گفتا کہ ہم او برد بہ منزل

گفتا شووت مراد حاصل

گفتا بہ دگر مباشش مائل

گفتم کہ عنم تو می برد دل

گفتم کہ امید وصل دارم

گفتم تو ہست میل خاطر

گفتم ره عشق نیست آسان | گفتا به حقیقت است مشکل

گفتم نعم تو مرد فیاض  
گفتا که غمش مراست در دل

## رودین (م)

من نه آنم که دل از مهر بتان بگیرم	تا به آندم که کند تیر قضا نچیرم
و اعظا پند بستان نه بر د صر فیه برو	سر خود گیر که من پند ترا پسندیرم
نخواهم بسرزلف زدن دست مراد	هان مگر لطف تو تعمیر کند لقتیرم
شمع بالین گنمت در شب رحلت باز آئی	تا رخت بنیم و پیش قد بالا میسر م
بحریم حرمت راه برم با چو صبا	ای فدایت دل شیدا من این تقدیرم
دارم از طالع فرخنده امیدے که شبے	قد رعنا با غوش تنم تا گیرم
شکرایزد که شدم خاک ره پیر معان	پیش ازین در صف زندان چه بود تو قیرم

با همه جهد باخر نتوانست کشاد      نافه از سر زلف تو کف تدبیرم

باده هر چند که قیاض نهان میخوردم

طشت از بام شد آخر گهی تزویرم

روزگار بام و پیمانہ انت داشتم      با حریفان قبح کش لطف صحبت داشتم

در سپاس و شکر نعمت های پیرم فروش      التجائے از دیا و عمر و دولت داشتم

خوش بسر بروم بعیش و لطف انفاں حیات      تا بکوی مے فروشان کنج عزلت داشتم

جام مے در دست و در پہلو نگار خوش ادا      با چنین دولت این آن فراغت داشتم

دلی تقوی در بر و در دست تسبیح ریا      خلق میدانند که من زین وضع نفرت داشتم

طاق ابروئے بتان را با همه صدق یقین      قبلہ حاجات و محراب عبادت داشتم

شد لطف عمر عزیز و هیچ کام از من نشد      آو خا اندم نہ قدر وقت فرصت داشتم

صبح گاهان و سوس در حلقہ زلف بتان      ہم بیمن طالع و توفیق ہست داشتم

روزگاریے با سر زلف تو چون بادِ صبا      یاد بادت آنکہ من ہم حقِ خدمتِ دہشتم

میکشیدم بادہ و قیاض آگہ شد نہ کس

کاندیرین دلق طبع این چه حالتِ دہشتم

تجیل کن کنیت بدورِ جهان قیام

آخر صبا ز بوئے تو نکشود ہمیں چ کام

اے دوست نیت با تو مر دست انتقام

روے باختصار نہادیم والسلام

نامد مگر ز زلف تو ام بوئے در شام

بنامے رخ کہ خلق جہانت شود غلام

مخرام تا کہ حشر نخیزو بدین خرام

اے من غلام آنکہ بودیو تنفس غلام

ساقی بیار شیشہ و پر کن ز بادہ جام

پنداشتم کہ بختی آروز زلف دوست

جو روجفا کہ بر من جیپارہ می کنی

از قصہ زمانہ ورنج تعینِ رش

مردم بازوئے شمیمی ز طرہ ات

حسن تو صد غلام چو یوسف تو ان خرید

دانم خرام ناز تو صد فتنہ آورو

من دل بہ مہوشان نفرو شمع لغزہ

فیاض من ز خویش نه بستم برف دل

این دل ز خود برقت دیشد مبتلائے دام

بیایا تا همچو شخص دیده ات در دیده بنشانم

تو هم میدانی ولیکن نمی کوشی بدرمانم

که تاوردی صبا بوی از آن لطف پریشانم

مخوامید ز هدا من بدین آلوده و اما نم

بیای غم که در پایت گهرا ز دیده افشانم

بجان نازت کشم اما ز مهرت نه گردانم

وگرنه این مثل باشد که من آنم که من دانم

بچشم ز گسین کردی بتا چون دیده حیرانم

سان غمزه ات در دل جراحت با که میداد

وگرا از خاطر جمع قرار و صبر غارت شد

بهر شب بام و طربناک و نوش میگذرد

انیس روز تنهائی به هجران همدامائی

ز تیغم از بریزی خون ز جسم جان کشی بیرون

به من دولت ساقی سرافرازم بهیچان

چو گفتم جان و دل دادم بهای بوسه ات فرمود

کزین فیاضیت آنخر تر فیاض نمی نم

حاشا کہ من بجز تو دگر آرزو کنم  
 یارب مباد وصل تو حاصل ز روزگار  
 بختی بجسای بعد و بر سر بالین من بیای  
 باشم خجل به محفل زندان بادہ کش  
 بر من بگیر خورده تو ای شیخ صومعه  
 خواهم زیل اشک به یک لحظه فرستے

غیر از وصال تو بجهان جستجو کنم  
 گر من بغیر وصل دگر آرزو کنم  
 کز تار زلف زخم جگر راز فک کنم  
 گر تو بہ از صراحی و جام و سبک کنم  
 ز تار گر بہ عشق بتان در گلو کنم  
 تا من بیان درد فراقش ازو کنم

ترسم کہ خون ز دیده نریزد باستمع  
 فیاض گر ز ہجر بتان گفتگو کنم

اے کہ دلہا در زخم زلفت گرفتارالم  
 گر تو باشی آشایم خونم از بیگانہ چسیت  
 ساقی امی وہ کہ ہنگام گل و فصل بہار

حیث باشد گر تو بر این ہار و اداری ستم  
 ورتو باشی دوست بلن از رقیبانم چہ غم  
 کنج بلغ و بزم نائے و نوش میخواید علم

با تو گویم یک نفس از داستان جام جم  
 آخرت بر دند صبر از دل بتان هوشم  
 لاجرم اینک بجوئے مے فروشان میروم  
 المددائے خضر کین منزل آسانی رسم  
 میرسد پیغام مرگ از نا امیدئی مدم

جام مے در کف بنه ساتی که باز از سر خوشی  
 با همه انداز و آن دغمز بائے و لفریب  
 خاطر م نخشوده اندر خانقاه زاهدان  
 در ره الفت همی بنیم خطر با بے شمار  
 دیگرم از حال زارم در شب فرقت پرس

هیچ کام از من نشد فیاض و عمر شد تمام  
 آخر از نا کرده خود دست حسرت میگزیم

با جام و بادہ انت و صحبت گرفته ایم  
 تا بر کلیم فقر قناعت گرفتہ ایم  
 کر نشیسه و پیالہ محبت گرفتہ ایم  
 ماہم ز رسم زہد کہ دورت گرفتہ ایم

عمر لیت تا بسیکدہ عزلت گرفتہ ایم  
 ما بر گرفته ایم دل از حرص تاج و تخت  
 و اعظ حدیث تو بہ دگر پیش ما کوئے  
 زاهد تر از بادہ کشتی گر مالیت است

خواہیم از معاشرنا جنس احترام از  
 کز پیرے فروش نصیحت گرفتہ ایم  
 ما دل بدست دوست نہ از خود پیرہ ایم  
 ہم ملک عاشقی نہ بہ قوت گرفتہ ایم

فیاض جام مے ز کف پیرے فروش

با صد نیاز و عجز و بجا جت گرفتہ ایم

تا چند فکر گردش ہر دم کر نیم  
 از کیف جام بادہ مستی و سرخوشی  
 تا جان بیقرا نہ از تن بدر شود  
 ہر چند رسم مہر تو از ما بریدہ  
 تا آنکہ دیدہ را برخت باز کردہ ایم  
 آن شکوہ و راز کہ از ہجر داشتیم  
 چون دور روزگار و گرفتہ سر کنند  
 ساقی بیار مے کہ بعشرت بکرنیم  
 خواہیم محتسب کہ ترا ہم خبر کنیم  
 حاشاکہ آرزوے تو از سر بدر کنیم  
 ما دل نہ از وفاے توای دوست بریم  
 باور کن کہ چشم بروے دگر کنیم  
 جانان بہ نیم بوسہ لب مختصر کنیم  
 مطرب بیا کہ نغمہ ستانہ سر کنیم

غم ہا کشیدہ ایم ازین پیشتر دلا  
الکون نفوس چند بعشرت کبیرنیم

رسم وفا نماید درین شہر حالیا  
قیاض خیز تا زد کن خیمہ برکنیم

جائے خود بردرخمار کنم یا نہ کنم  
یا در محصل اغیار و من از ہجوری  
بے گنہ گشت مرا یا رز تیغ ابرو  
عشق آسان نہ بود کار بجان می آفتد  
وا غطا بیعت میخوار کنم یا نہ کنم  
نالہ ہا از پس دیوار کنم یا نہ کنم  
گلہ جو رستمگار کنم یا نہ کنم  
فکر دارم کہ من این کار کنم یا نہ کنم

یا رجان می طلبد قیمت یک بوسہ لب  
گوئے قیاض کہ اقرار کنم یا نہ کنم

منم کہ پیر منان را غلام مسکینم  
من و صراحی و ساقی و وضع بیخبری  
بجان خواجہ کہ خدمت گزار دیرینم  
کہ رسم زہد ریا بعد ازین نہ بگزینم

تو خود ندیدہ اے چشمِ مستِ غمخوار

آلِ عشقِ تبتانِ غیرِ ازینِ نمی دانم

بروزِ پیشِ من اے عقلِ خامِ کارِ کہ من

بیارِ شیشہ کہ بچندِ فارغِ از غمِ دہر

دگر ز خرقة طاماتِ طرفِ بر لبتم

غلامِ پیرِ خرابِ ایتیمِ بحمدِ اللہ

ہر آن کرشمہ و نازت کہ من بھی بینم

کہ دل ز کف شد و افتاد رخنہ دروینم

خرابِ بادہٴ لعل و شرابِ رنگینم

بکنجِ عافیۃٴ مستِ بادہٴ بنشینم

کہ دوشِ پیرِ خراباتِ دادِ تلقینم

کہ فارغستِ دل از فکر و جاہ و تمکینم

امید تو بہ ز فیاض کے توان کردن

کہ ہر نفسِ بکفشِ جامِ بادہٴ می بینم

قدحِ کشیم و ز مطربِ ترانہٴ گوشِ کنیم

چہ اعتمادِ باقوالِ خرقةٴ پوشِ کنیم

بیارے کہ نخستینِ دوکے ہوں کنیم

خوش است گر نفسی فکرناکے و نوشِ کنیم

ہنفتہٴ دامِ فریبِ است زیرِ پیرِ اہن

بہوش و سوسہٴ اینِ دآنِ ہی آید

کھنیم جامے و جرم تو یہ دیشب  
حوالہ کرم پیرے فروش کنسیم

بیا کہ باہمہ دروی کشان گیرنگی

بہنج میکہہ فیاض بادہ نوش کنسیم

منم کہ بادہ پرستی است سمت ازلم  
گمیر خوردہ چو باشد بونق آن علم

بسی بگشتم و جز اشک چشم و در و جگر  
نیا فتم کہ بود یار خالی از حنللم

ز سر نوشت ندانی برو ستارہ شناس  
فضول قصہ چہ خوانی ز زہرہ وز سلم

## رودین (ن)

باز آے و غم زہ ہا بنیا دکن  
چشم ما روشن دل ما شا دکن

باز زلف عنبرین بر باد دہ  
باز خاک عاشقان بر باد کن

کاروان بگذشت و من در ماندہ ام  
وقت وقت است اے جریں فریاد کن

چو رو بید ایکہ؟ بر ما کردہ است  
آن تطاول ہائے زلفت یاد کن

اگر تو خواهی بیش ازین بیداد کن  
فکر سامان دگر داماد کن

من نه برودم دل از مهر وفات  
اے عجز دهر از پیشم برو

غم مخور فیاض از درد فراق

رورگار وصل جانان یاد کن

نکشود از لب تو مگر مسیح کام من  
بر روی سخنان تحیر شوق و سلام من

رسوائے خلق گشت لعشوق تو نام من

آ بارگاه دوست اگر بگذری صبا

اما نگشت این دل وارفتہ رام من

میخواستم سجیلہ در دست آرمش

بر من گذر کند بت نازک خرام من

صد جان دہم بہ فرق خرامش اگر شبی

باشد حریم کعبہ و بیت الحرام من

ز اہد بطوف کعبہ مفرما کہ می کدہ

گزار آہ من بہ ست رساند پیام من

دیگر چرا بدوش کشم منت صبا

دولت مکیہ چاکر و طابع غلام من

باشد ز فیض دم حمت پیرے فروش

بائت گر بود بدر حضرت مغان  
فیاض باصراحی و پیمانہ کام من

دلبراتان شسته به کمین از غم زلف او نشد آخسر در حریم دلم که خلوت تست حسن رویت بتی نمی دارو بے قراری دل ز زلفت پرس ای ورتی که ترک مے نختم عیب مے خوارگان بسین تراہد ساقیا کار تو بجامت باد	گشته صیدت ہزار قلب حزین دل پر اضطراب را تسکین جان من یک نفس بیا بنشین ہم ندارد او او غمزه چنین از منت گر نمی رسد بہ یقین واعظا زین نصیحت و تلقین اے ہنرمند عیب خجرت مین طالع یاور تو باد تشرین
---	---

باز فیاض از حسد خواهد

شاہد گلرخ و مے رنگین

الفت جانان من ملت و ایمان من

در نظرے برودہ ہوش دل و جان من

در حرم سینہ ام خلوت جانان من

راز نہان فاش کرد دیدہ گریان من

زلف سیاہ صنم رہزن ایمان من

داغ جگر شد مرا گلشن رضوان من

این رخ تابان تست شمع شبستان من

این لب جان بخش تست چشمہ حیوان من

درد فراق ترا وصل تو در مان من

باسر زلفش بگو حال پریشان من

ملت و ایمان من الفت جانان من

ہوش و دل و جان من در نظرے برودہ

خلوت جانان من در حرم سینہ ام

دیدہ گریان من راز نہان فاش کرد

رہزن ایمان من زلف سیاہ صنم

گلشن رضوان من داغ جگر شد مرا

شمع شبستان من این رخ تابان تست

چشمہ حیوان من این لب جان بخش تست

وصل تو در مان من درد فراق ترا

حال پریشان من باسر زلفش بگو

غمزہ جانان من برد ز فیاض دل  
 برد ز فیاض دل غمزہ جانان من

تنائے وصال نو نہالان	دلایرانه سر حرص جوانان
فراقت خستہ جانم کرد لیکن	نمی پرسی ز حال خستہ حالان
دلا آخر مالِ عشق دیدی	کہ آمد نوبت دست و گریبان
خیال باطل و سوولے خام است	امید لطف و مہر ماہ رویان
بعشق ارد عوی صبر است اول	قبسم اللہ بہین چو گان و میدان
غم سوز و صواب و واعظ شہر	من و فکر وصال ناز نیشان
رواق و مسجد و تسبیح و زاہد	من بدست و کوئے فروشان

ز من فیاض بشنو حاصل عشق

ہمی سوز و باختر خسر من جان

روایت (و)

دل می برد ز من نگه مست ناز تو	عمرت دراز باد چو زلف دراز تو
باین همه جفا و ستم داشت خاطر م	چشم کرم ز خاطر مسکین نواز تو
اکدل بسوزد رویه متاب از غم فراق	تا عاقبت غم تو شود چاره ساز تو
زاهد مباش غره به طاعت که پیر عشق	فتویٰ نمی دهد بجواز نسا ز تو
سنبل بر این امید که نخوت برد زلف	ز گس بر آن هوس که برد طرز ناز تو
واعظان شد ز رندی ماقصه مختصر	کارے نہ پیش رفت ز پند دراز تو

فیاض حاصلی ندهد خاکساریت

جائے کہ صرفہ نہرد ہم نیاز تو

روایت (ھ)

دلہ بہ شمع زخت سوخت ہچو پروانہ	مگر ز سوز دل خست گمانت پروانہ
--------------------------------	-------------------------------

فلک بدورم و مهر

که تا درنگ نباشد بدور پیمانہ

و لازت نام و نشان رنج با که میداری

بس از تو بیچ نماند سوائے افسانہ

بنوش باوہ و مستانہ باش وز ہد مورر

کہ حاصلے نہ دہد سچہ دو صد دانہ

مباش غرہ با لطاف این عجوز کہن

کہ گے یگانہ بود با تو گاہ بیگانہ

پسند خاطر زاہد چنانکہ باشد زہد

قبول طبع من افتاد وضع زندانہ

سحر ز باوہ کہ بشکست تو بہ فیاض

زدند باوہ کشان ساغرے بہ شکرانہ

در دہر زلف و روئے تو دارد فسانہ

بر حسن و لفریب تو شیدا زمانہ

مرغان بدام و دانہ گرفتار می شوند

شد مرغ دل اسیر تو بے دام و دانہ

خواہم دے بصحبت زندان سیر برم

باشیشہ و صراحی و چنگ و چغانہ

کارے بجز مشیت او نیست زاہدا

زند می ما و زہد تو باشد بہانہ

این جا بیا کہ ہست دل من نشانہ  
دارد ہمیشہ رو و بدل کارخانہ

جانان مرو بصید دگر با کمان و تیر  
آرے قیام نیست بدین دیر بے ثبات

فیاض از آن زمان کہ شد است آشنا تو

دارد دگر نہ کار ز غیر و یگانہ

گذاز فک جہان و بنوش پیمانہ  
نمی خرم بچوئے تاج و تخت شامانہ  
بیار بادہ کہ مائیم و وضع زندانہ  
کہ ماسن من مست است کوئے میخانہ

رہ صواب چو خواہی بیا بمیخانہ  
مرا غلامی پیر معان چو حاصل شد  
قبائے زہد نہ موزون قامت مستانہ  
بہیچ فتنہ گیتی ملا لقمہ نہ بود

بنوش بادہ و داد طرب ستان فیاض

مباش تنگدل از طننہ ہائے بیگانہ

روین (ی)

راحتِ جان خستگان باشی

غیرت سر و بوستان باشی

گر تو ام یارِ مهربان باشی

آزنا محرمانِ نهان باشی

ناز بردار دلبران باشی

بچنین گر تو خونِ فشان باشی

هان سرشکِ روانِ روان باشی

ماه من با من ار قران باشی

گیرم ایجان که جانِ جان باشی

رشک شمشاد گلستان باشی

بسیجِ غم از جفاے دشمن نیست

در سراپردهءِ دلم بنشین

ناز پروردهءِ دلا تا چند

ترسم اے دیده خونِ جان ریزی

شایدم از تو کار بر آید

کو کبِ بخت من تسرین باشد

مے خور و بیجِ عنسم مخور قیاض

چند در فکر این و آن باشی

فغان و ناله و آوارگی و حیرانی  
 حدیث درد دل و قصه پریشانی  
 به نیم جو نخرم دولت سلیمانی  
 توبه و فانی و دل دادست بناوانی  
 کجا صبا و کجا لطف عنبر افشانی  
 بیایا که تو ام راحت دل و جانی

دلا مال محبت مگر ہی دانی  
 بیایا که با سر زلف تو شرح خواهم دان  
 اگر بدولت وصل تو دسترس باشد  
 تو پیر خفا و بهرت غلط گمان بروم  
 اگر نه زلف تو عودش به مچر اندازد  
 جدا مشو که مرا جان ز تن جدا بشود

مگر که غره حسنت تجاہلت آموخت  
 و گرنه حالت فیاض نیک می دانی

دلا از صحبت ایشان تمتی نہ بری  
 کزین مرقدہ پشیمینہ صرفہ نبری  
 کہ بعد ازین من دستی و وضع بیخبری

اگر بیزم حریفای پیالہ سے نہ پری  
 بگیر ساغودق ریابے افکن  
 بیار بادہ و از موصیت بہانہ محبے

کہ سیل اشک نمود است قصد پرده دری  
 کہ نالہ نیز باختر نمود بے اثری  
 کہ سرو ناز تو دار و خیال جلوہ گری  
 بیا کہ خرمن جان سوخت آتش جگری  
 چرا بجانب دل خستگان نمی گزری  
 بہ میں آہ سحر گاہ و گریہ سحری

بگوئے محرم اسرار دوست تدبیرے  
 خدائے راندوئے جذب عشق سوز و درو  
 چمن چمن دل خود را بفرش گستر دم  
 بیا کہ سینہ بسوز غم تو می سوزد  
 ز زلف و دوست صبارا سنجہ اگر است  
 بساز باغم ہجران کہ تا بہ وصل رسی

بنوش بادہ و قیاض بشنو از حافظ

کہ بندہ را نخر و کس بعیب بے ہنری

بسر افتاد شوق مے پرستی

مرا آزاد کن از بند ہستی

اگر از بند سیم وزد پرستی

مرا در مفلسی و تنگدستی

بہ یک جام مے دو شینہ ساتی

نرستی از بلائے غصہ و غم

کہ درو عشق بہ از تندرستی	اہمی سازم بدرد و سوز عشقت
عبثت آدل خیال خام بستی	ز زلفش ہیچ کارت بر نیامد
ندانند مدعی اسرار مستی	بجز زندان مست محرم راز
جفا کردی و عہد خود شکستی	نخستین بود با ما عہد مہرت
من بدست رازمے پرستی	لکن لے ناصح مشفق ملامت

حریفانت نصیب خویش بردند

چرا فیاض تو غافل شستی

آیا خبر ز رفتنہ گیتی نہ داشتی  
 در وہ فتوح کہ باہمہ سازیم آشتی  
 تخمے اگر بیزرعہ دنیا نہ کاشتی  
 کم سرنوشت را بچہ عنوان نگاشتی

تا این نفس و لاکہ بغفلت گذاشتی  
 پر خاش با کسی نبود رسمے کشان  
 فردا امید نیست کہ چینی گل مراد  
 در حیرتم ز کلک تو من لے دیس چرخ

اینست محصلیت که بر ما گماشتی  
با خود وفا و مهر تو از چه نداشتی

چشمت بهر نگاه ز دل می بر و قرار  
یا رسم لطف نیست بائین دلبری

فیاض ترک بادہ نگفتی بہر منت

گویا کہ خوف طعنہ ز اہد نداشتی

کہ اعتماد نہ شاید بہ اخلاط کے  
کہ نیست مہج کسی را تلافی بہ کسے  
اگرچہ دوست ہزارند و شفقند بے  
بیار بادہ کہ باشد حریف تو نہ رسے  
کہ سوز شمع نباشد مجال ہر نفسے  
کہ نیست چارہ کارش زرا کہ بفرسے  
کہ تنگدل مشوید از ملامت بکسے

مرا بہ تجربہ آمد با امتحان بے  
رواج خلق خدا یا بحیرتم انداخت  
کجاست آنکہ بہ یاریش تکیہ میازم  
گذشتم از سر این قصہ ساقیا بر خیز  
طریق عشق ز پروانہ میتوان آموخت  
براہ عشق حمایت ز خضر رہ باید  
بنوش بادہ کہ بر بط خروش میدارد

دلا چو طالب وصلی ز صبر رونے متاب کہ این متاع نباشد نصیب بوالہوسے

بجان دوست کہ غیر از دعائے دولت اور

بداشت خاطر فیاض ہیچ سہرے سے

بجاست گریہ کہ باشد انیس تنہائی

فغان کہ کار سن آور و روبر سوائی

کہ با تو شر حد ہم داستان تنہائی

زدست رفت مراد اسن شکیبائی

نبودا دل دیوانہ کار دانائی

تبارک اللہ بدین حسن ناز و زیبائی

برنج ہجر دم رفت وہم شکیبائی

ز فیض دیدہ خون بار و بقراری دل

بیائے و مونس جان باشائے تصور سست

بانظار کہ درد امن تو دست زخم

اسیر حلقہ گیسوے ہوشان گشتن

جمال رونے تو مہ راضیا ہمی بخشند

معاشران تو امر و زمست وے خوارند

چرا بیکدہ فیاض تو نہی آئی

دل ربود از من بناز و لبسری	چشم جانان کرد سحر سامری
در ادا و غمزه و انداز و ناز	از ہمہ خوبان عالم برتری
افسر خوبان توئی لے ترک من	بر سرت زبید کلاه افسری
باشیم گیسوئے مشکین تو	غنبر سارا ندارد و همسری
خیر دارم ز چشم جادویت	کز کجا آموخت این افسون گری
برد شوخ من بانداز و ادا	گوئے خوبی از بتان آزاری

در گلو فیاض این زنا رچسیت

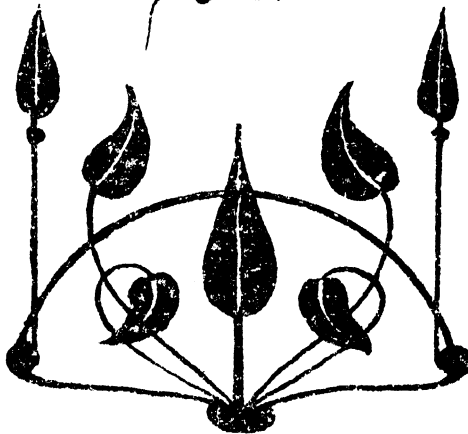
تو مسلمان بودی یا کافری

لے و الضحیٰ از مصحف روئے تو آیتے	واللیل ہم ز گیسوئے مشکین کنایتے
مردیم در ہولے و صالش لے نشد	لے جذب دل تو نیز تکر دی حلیتے
دانستمت کہ در دل سنخش اثر کنی	لے آہ لیک ہیچ نکر دی سرایتے

دلوق ریاد و خرقة سا بوس زاهدان	بہر متلع بادہ ندارد کفایتے
ساتی بجام ہرچہ زمینا بود برینہ	مارا زورد و صاف نباشد شکایتے
تا چند قصہ گل و سنبل نسیم صبح	از زلف و روے یار بیان کن روایتے

فیاض در فراق تو شد خستہ جان مگر  
لے دوست باز ہم تو نکرو می رعایتے

حصہ فارسی ختم



کاتب بہط علی

## حصہ اردو

## مشائے

پی بدلیسی ہوئے جیا مور اگھبرائے ہے لے پیسہا کہہ کے تو پی پی عبت ترائے ہے

دل لگی سو جھی ہے تجھ کو جان موری جائے ہے

تورے بن کاٹوں پیا بانی عمر یا کس طرح پار ہوگی اس بھنور سے موری نیا کس طرح

کون ہوئے درد کی تجھ کو خبر پہنچائے ہے

کیا یہ بیمار الم اس درد سے بچ جائے گا یا یونہی کھا کھا کے غم یہ آخر شمر جائے گا

اے میسھا کچھ تو بولو کیا تمھاری رائے ہے

کارے بدر اچھا ہے گھبرائے ہے موراجیا میں اکیلی سچ پر کیسے گزاروں گی پیا

تسہ بھری کی کہ آفت پہ آفت ڈھائے ہے

باوری میں بن گئی ایسی تری فرقت میں آ۔۔۔ مجھ کو دیوانی ہی کہتے ہیں جاں کے لوگ سب

اڈسٹرن کہہ کہہ کے پتھر خلق سب سائے ہے

آدھی آدھی شب جو لے کوئل تو کو کو کرتی ہے  
ہو نہو لے دکھ بھری تو بھی کسی پر مرتی ہے

ہائے چنوں سے ترے میرا بھی جی گھبرائے ہے

رین سگری کنگلی نین میں اب نندیا کہاں  
چین ہو کس طرح جاں کو جیہ نہو آرام جاں

اب تو بدلے نیند کے آنکھوں میں آنسو آئے ہے

چشم جادو لے مگر جان زارت سحر کرد  
آخرش از چیت بر لب آہ و درد درد

کسلے فیاض پھر آنکھوں سے خون ٹپکائے ہے

### غزل اردو

لبوں پر جس کے مستی کی دھڑی ہے

ہماری آنکھ اس بت سے لڑی ہے

یہ چوٹی کس لئے پیچھے پڑی ہے

یہ کاکل کس لئے ایسے جمے ہیں

گھٹا گھنگھور سادن کی جھڑی ہے

.....

ابھی تو رات باقی دو گھڑی ہے

اجی ٹھیرو بھی کیا جلدی پڑی ہے

کبھی کہتے نہ تھے فیاض اردو

یہ پہلی ہی غزل کہنی پڑی ہے





ف - د

۱۹۱۵۱۵۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یودیمہ دیرا نہ لیا جائے گا۔

---

کوئین پوائنٹ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ مجلس فقہاء مجلس نظامی مجلس شریعتیہ مجلس تفسیر مجلس طب مجلس معارف

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ

۳۔ مجلس تدریس

۴۔ مجلس تفریح و تہذیب

۵۔ مجلس علم و فنون

۶۔ مجلس کتب و خط

۷۔ مجلس معاشی و اقتصادی

۸۔ مجلس تعلیمی و تربیتی

۹۔ مجلس علمی و تحقیقی

۱۰۔ مجلس ادبی و تاریخی

۱۱۔ مجلس کتب و خط  
۱۲۔ مجلس کتب و خط  
۱۳۔ مجلس کتب و خط  
۱۴۔ مجلس کتب و خط  
۱۵۔ مجلس کتب و خط  
۱۶۔ مجلس کتب و خط  
۱۷۔ مجلس کتب و خط  
۱۸۔ مجلس کتب و خط  
۱۹۔ مجلس کتب و خط  
۲۰۔ مجلس کتب و خط



